الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ ﷺ

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو"

آخر لڑکیوں کی پیدائش میں

قصور کس کا ہے

؟

مرد کا یا عورت کا

اسلام اور سائنس کی روشنی میں

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے:

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں

☆...بیٹیوں کے فضائل

☆...دلچسپ سوالات وجوابات

☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟

☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج

☆...پانچ لرزہ خیز واردات

☆...سائنس کیا کہتی ہے؟

☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟

☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ

☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب کا نام	:	قصور کس کا ہے؟
مصنف	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کمپوزنگ	:	مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
سن طباعت	:	2023
صفحات	:	64
ناشر	:	مکتبہ دار السنہ اردو مارکیٹ مٹیا محل جامع مسجد دہلی (110006)

رابطہ نمبر: 918808693818+

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پانچ دن کی محنت کے بعد یہ رسالہ مکمل ہوا

۱۲ رجب المرجب ۱۴۴۴ھ بمطابق ۴ فروری ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ بعدِ مغرب ۷ بج کر ۳۵ منٹ

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کو نفع بخش بنائے

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم

مکتبہ دار السنہ دہلی

فہرست

درود شریف کی فضیلت ۷
دنیا کا خونی منظر ۷
زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں ۸
زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی ۱۰
ابو! کیا آپ مجھے قتل کرنے لگے ہیں؟ ۱۰
آٹھ بیٹیوں کو زندہ در گور کیا! ۱۱
بیٹیوں کے فضائل پر مبنی ۸ فرامینِ مصطفٰے ۱۳
دینے میں بیٹیوں سے پہل کرنے کی فضیلت ۱۵
پانچ لرزہ خیز وارداتیں ۱۶
زندہ بچّی پریشر کوکر میں ۱۷
اللہ چاہے تو بیٹا دے یا بیٹی یا کچھ نہ دے ۱۷
قصور کس کا ہے؟ ۱۸
بچے کی پیدائش کا سبب ۱۸
جدید سائنس کیا کہتی ہے؟ ۱۹
سوال: بچے کی جنس کی تعیین کے متعلق جدید سائنس کیا کہتی ہے؟ ۱۹
سوال: بچے کی جنس کی تعیین کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟ ۲۰

اب کیا خیال ہے؟ ۲۱
سوال: قرآن وحدیث میں انسان کی تخلیق کو کتنے مراحل میں بیان کیا گیا ہے؟ ۲۲
سوال: علم الجنین کسے کہتے ہیں؟ ۲۴
سوال: کیا اسلام سے پہلے اس علم کے متعلق بنیادی معلومات تھی؟ ۲۴
سوال: کیا قرآنِ پاک میں علم الجنین کے متعلق بیان موجود ہے؟ ۲۵
سوال: کیا علم الجنین کے متعلق احادیث میں بھی کچھ بیان موجود ہے؟ ۲۶
سوال: علم الجنین کے متعلق جدید سائنس کیا کہتی ہے؟ ۲۶
سوال: بچہ بننے کی ابتدا کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟ ۲۶
سوال: بچہ بننے کی ابتدا کے متعلق جدید میڈیکل سائنس کیا کہتی ہے؟ ۲۸
حمل کا پہلا ہفتہ ۲۹
حمل کا دوسرا ہفتہ ۲۹
حمل کا تیسرے ہفتہ سے چالیس دن تک ۳۰
جنس کے تعین میں مرد کے نطفے کا کردار ۳۱
علقہ کے مرحلے میں جنین کی ہفتہ وار نشو ونما ۳۲
مضغہ غیر مخلقہ کا مرحلہ ۳۴
مضغہ مخلقہ کا مرحلہ ۳۶
جنینی نشو ونما اور روح کا پڑنا ۳۶

روح پڑنے کے بعد بچے کی ہفتہ وار نشو و نما ۳۷
سوال: رحم میں بچے کی کیسی حالت ہوتی ہے؟ ۳۸
سوال: کون سے مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ زندہ رہتا ہے؟ ۳۸
سوال: رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی اس کی پہچان کیسے ہوگی؟ ۳۹
بچے کی پیدائش ۴۰
سوال: رحم سے بچے کی پیدائش کیسے ہوتی ہے؟ ۴۰
سوال: کیا حمل کے دوران الٹرا ساؤنڈ ٹیسٹ کروانا مفید ہوتا ہے؟ ۴۱
سوال: حمل کو کب تک گرا سکتے ہیں؟ ۴۳
سوال: کہتے ہیں کہ بیٹی کی پیدائش پر مُبارَک باد نہیں دینی چاہئے، کیا یہ صحیح ہے؟ ۴۴
بعض انبیاءِ کرام کی اولاد کی تعداد ۴۴
بیٹی کی قدر کیجئے ۴۵
پرورش کے انوکھے انداز ۴۵
(۱)۔۔۔کان میں اذان دینا ۴۶
(۲)۔۔۔گھٹی دینا ۴۶
(۳)۔۔۔اچھا نام رکھنا ۴۷
(۴)۔۔۔بال منڈوانا اور عقیقہ کرنا ۴۸
(۵)۔۔۔رزقِ حلال کھلانا ۴۹

(۶)۔۔۔اچھی باتیں سکھانا ۴۹

(۷)۔۔۔اسلامی تعلیم وتربیت ۵۰

بے اولادی کے ۴روحانی علاج ۵۱

اولادِ نرینہ کے روحانی علاج ۵۳

مکتبہ دار السنہ دہلی کی دیگر مطبوعات ۵۶

کلماتِ مسرت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل مجھے یہ کلمات لکھتے ہوئے بیحد خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میرے مشفق و معاون، عزیز دوست، حافظ و قاری عبد الجبار عطاری مدنی مدھوبنی بہار، حال مقیم ہانکانگ نے میری اس تصنیف کو پسند فرمایا اور عوامِ ملّتِ اسلامیہ کے سامنے منظرِ عام پر لانے کے لئے طباعت کے تمام تر اخراجات اپنے ذمے لے کر اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔ اللّٰہُ الْکَرِیْم کی بارگاہِ عظیم میں دعا گو ہوں کہ موصوف کی اس کوشش کو قبول فرما کر بہترین جزا عطا فرمائے اور دین و دنیا کی بھلائیاں عطا فرمائے، زمینی و آسمانی بلاؤں سے حفاظت فرمائے، ان کی اور ان کے والدِ مرحوم ''محمد یونس'' کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

دعائے خیر کا طالب

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

الحمد للہ اللطیف و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الشفیق اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ ﷺ

و علی الك و اصحابك یا حبیب اللہ ﷺ

درود شریف کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔(نَسائی ص ۲۲۲ حدیث ۱۲۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا کا خونی منظر

اے عاشقانِ رَسُول! انسان کی پیدائش کا اصل مقصد اللہ تبارک و تعالی کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کی عبادت کرنا ہے مگر اِس مقصد کو بھلا کر انسان دنیا کا ہو کر رہ گیا، کہ توحید کی جگہ شِرک نے اور ایک خُدا کی عبادت کی جگہ بُت پرستی نے لے لی۔ ان میں کچھ تو بتوں کو اپنا خُدا سمجھتے ہیں تو بعض دَرَختوں، چاند، سورج اور ستاروں کو پوجتے ہیں اور کچھ فِرِشتوں کو خُدا کی بیٹیاں قرار دے کر اُن کی پوجا پاٹ میں مَصروف ہیں، اور یہ حال صرف اس زمانے کا ہی نہیں ہے بلکہ اسلام آنے سے پہلے بھی ایسا معاملہ رہا ہے حتی کہ گزشتہ لوگوں کے کِردار کی پستی کا عالَم یہ تھا کہ وہ دِن رات شراب خوری، قِماربازی (یعنی

جُوا)بدکاری اور قتل وغارَت گری میں مشغول رہتے تھے۔ ان کی سخت دِلی کا اِس بات سے اَندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دَفن کر دیا کرتے تھے،اَلغرض ہر طرف وَحشت وبَربَریت کا دَور دَورہ تھا۔ لڑائیوں میں آدمیوں کو زندہ جَلا دینا، عورَتوں کا پیٹ چیر ڈالنا، بچّوں کو ذَبح کرنا، اُن کو نیزوں پر اُچھال دینا ان کے نزدیک کوئی عیب نہ تھا۔ یہ حالت صِرف ایک شہر یا ایک ملک کے ساتھ ہی مَخْصُوص نہ تھی بلکہ تقریباً پوری دُنیا میں جہالت کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا چُنانچِہ اہلِ فارس (یعنی اِیرانی) اکثر آگ کی پوجا کرتے تھے اور اپنی ماؤں کے ساتھ ”گندہ گناہ “کرنے سے بھی نہیں چوکتے تھے۔ بکثرت تُرک شَب و روز بستیاں اُجاڑنے اور لُوٹ مار کرنے میں لگے تھے اور بُت پرستی اور لوگوں پر ظلم و جَفا کی آندھیاں چلانا اُن کا طریقہ تھا۔ کئی اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کی پوجا پاٹ میں مشغول تھے۔ بَہَرکَیف ہر طرف کفر و ظلمت کا دور دورہ تھا۔ کافِر اِنسان بَدتر اَز حیوان ہو چکا تھا۔

زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں

اے عاشقانِ رسول! دنیا کے اس خونی منظر میں اسلام سے قبل اگر دنیا کے مختلف مُعاشَروں میں عورت کی حیثیت دیکھی جائے تو معلوم ہو گا کہ عورتیں مردوں کی محکوم تھیں، مَرد خواہ باپ ہوتا یا شوہر، بیٹا ہوتا یا بھائی، ان سے جیسا چاہے سُلُوک کرتا، عورتوں کی حیثیت بس ایک خِدمَت گار کی سی تھی، کہیں ان کے ساتھ جانوروں سے بدتر سُلوک ہوتا تو کہیں وِراثَت میں دیگر مال و اسباب کی طرح ان کا بھی بٹوارہ ہوتا۔ کہیں انہیں شوہر کی موت

کے ساتھ اس کی چِتا (یعنی لکڑیوں کا وہ ڈھیر جس پر ہندو اپنے مُردہ کو جلاتے ہیں) میں زِندہ جَل کر سَتی ہونا پڑتا (یعنی بیوہ کو مردہ شوہر کی لاش کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا) تو کہیں پیدا ہوتے ہی انہیں زمین میں زِندہ دَفن کر دیا جاتا کیونکہ بیٹی کی پیدائش کو باعثِ عار (یعنی شرمندگی) سمجھا جاتا تھا، بسا اوقات کسی شخص کو معلوم ہوتا کہ اس کے یہاں بیٹی کی وِلادَت ہوئی ہے تو وہ کئی دِنوں تک لوگوں کے سامنے نہ آتا اور غور کرتا رہتا کہ وہ اس معاملے میں کیا کرے؟ آیا ذِلّت برداشت کر کے بیٹی کی پَرْوَرِش کرے یا عار سے بچنے کے لیے اپنی بیٹی کو زِندَہ زمین میں دفن کر دے۔ جیسا کہ پارہ ۱۴ سورۃُ النحل کی آیت نمبر ۵۸ اور ۵۹ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ (۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے۔

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ (۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی بُرائی کے سبب کیا اسے ذلّت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

اور یہ باتیں فرضی (یعنی بناوٹی) نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہیں جیسا کہ قرآنِ عظیم نے خود اس کی گواہی دی اور اس کا ثبوت احادیثِ مبارکہ میں بھی موجود ہے چنانچہ:

زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضِر ہو کر عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم زمانۂ جاہلیَّت میں بُت پرست تھے اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے، میری ایک **بیٹی** تھی، جب میں اُسے بُلاتا تو خوش ہوتی تھی۔ ایک دن میں نے اُسے بلایا تو خوشی خوشی میرے پیچھے چلنے لگی، ہم نزدیک ہی ایک **کُنویں** پر پہنچے، **میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور کنویں میں پھینک دیا!** (بے چاری رو رو کر) ابو جان! ابو جان! چلّاتی رَہ گئی (اور میں وہاں سے چل دیا۔) (یہ سن کر) رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی چشمانِ کرم (یعنی مبارَک آنکھوں) سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام زمانۂ جاہلیَّت میں ہونے والے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' (سُنَنِ دارِمی ج ۱ ص ۱۴ حدیث ۲ مُلَخَّصاً)

اللہ اکبر! ایک سگا باپ اپنی سگی اولاد کے ساتھ ایسا کرنا کیسے برداشت کر لیتا ہو گا۔ ایک اور دل ہلا دینے والا واقعہ سنئے:

ابو! کیا آپ مجھے قتل کرنے لگے ہیں؟

ایک شخص نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں جب سے مسلمان ہوا ہوں مجھے اسلام کی حَلاوت یعنی مٹھاس نصیب نہیں ہوئی، زمانۂ جاہِلیَّت میں میری ایک **بیٹی** تھی، میں نے اپنی بیوی کو حکم دیا کہ اسے (عمدہ لباس وغیرہ سے) آراستہ کرے، پھر میں اُسے ساتھ لے کر گھر سے چلا، ایک گہرے گڑھے کے پاس پہنچ کر اُسے اندر پھینکنے لگا تو اُس نے (بے قراری کے ساتھ روتے ہوئے) کہا: یَا اَبَتِ قَتَلْتَنِیْ؟ یعنی **ابو!**

کیا آپ مجھے قتل کرنے لگے ہیں؟ مگر میں نے (اُس کے رونے دھونے، چیخنے چلّانے کی پروا کئے بغیر) اُسے اُس گہرے گڑھے میں پھینک دیا! یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب اپنی بیٹی کا یہ جملہ (ابّو! کیا آپ مجھے قتل کرنے لگے ہیں؟) یاد آتا ہے (بے چین ہو جاتا ہوں) پھر مجھے کسی چیز میں لُطف نہیں آتا۔ حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام زمانۂ جاہلیَّت میں ہونے والے گناہوں کو مٹا دیتا ہے جبکہ اسلام کی حالت میں (یعنی مسلمان سے) سرزد ہونے والے گناہوں کو استغفار مٹاتا ہے۔'' (تفسیر کبیر ج ۷ ص ۲۲۵ ملخصاً)

اللہ اکبر! ایسے لوگ بھی دنیا میں گزرے ہیں، اے عاشقانِ رَسُول! ان واقعات کو پڑھ یا سن کر کیا آپ کو تعجب نہیں ہوتا کہ یہ کیسے کر لیا کرتے تھے؟ اپنی سگی اولاد کے ساتھ ایسا سلوک، اللہ اللہ! مگر اب ذرا دل تھام کے سنو! یہ تو ایک بیٹی کو زندہ دفن کرنا تھا، ہمارے معاشرے میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جو آٹھ، آٹھ بیٹیوں کو دفن کر کے، چین کی نیند سو جاتے تھے، جی ہاں! کنز العمال کی حدیث میں ہے:

آٹھ بیٹیوں کو زندہ درگور کیا!

حضرتِ سیِّدُنا قَیس بن عاصِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: میں نے زمانۂ جاہِلیَّت میں اپنی **آٹھ بیٹیوں** کو زندہ در گور (یعنی زندہ دفن) کِیا ہے۔ محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''ہر ایک کے بدلے ایک غلام آزاد کرو۔'' عرض کی: میرے پاس اونٹ ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: چاہو تو ہر ایک کی طرف سے ایک بَدَنَہ نَحر (یعنی اونٹ کی قربانی) کر دو۔

(کَنزُالعُمّال ج۲ص۲۳۱حدیث۳۶۸۷)

اِس عالمگیر ظلمت و جاہلیت اور ظلم و ستم کو کس نے ختم کیا؟ بیٹیوں کو زندہ در گور ہونے سے کس نے بچایا؟ اس کا جواب ایک ہی ہے کہ جب اسلام کی صُبْحِ نُور طُلوع ہوئی ہر طرف کفر اور ظُلم و سِتَم کا اندھیرا ختم ہو گیا اور یوں بیٹیوں کو اِسلام کی بَرَکت سے ایک نئی زِنْدَگی ملی۔ جو لوگ پہلے بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے، اب بیٹیوں کو اپنی آنکھوں کا تارہ سمجھنے لگے کیونکہ بے کسوں کے غمخوار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے سامنے نہ صرف اپنی شہزادیوں سے محبت کا عملی نمونہ پیش کیا بلکہ اپنے مبارک اور نور بھرے ارشادات کے ذریعے یہ پیغام بھی دیا کہ بیٹیوں کو عار نہ سمجھا جائے کیونکہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور مغفرت کا ذریعہ ہیں۔ نیز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اولاد بالخصوص بیٹیوں کی پرورش کے متعلق فضائل بیان فرما کر ان کی اہمیت کو بھی خُوب اُجاگر فرمایا۔

اور اس کا یہ اثر ہوا کہ دنیا کے اس خونی منظر کے اندر بیٹی کی آبرو اور عزت ہونے لگی، کیا آپ دیکھتے نہیں! بوڑھا باپ اپنی کمر پر بوریاں لاد لاد کر مزدوری کرتا ہے کہ مجھے اپنی بیٹی کے ہاتھ پیلے کرنے ہیں، یہ باپ تو سفاک تھا، یہ تو بیٹی کو قتل کرتا تھا، مگر آج وہی باپ اوور ٹائم کام کر رہا ہے، بیٹی کے لیے مزدوری پر مزدوری کر رہا ہے، فیکٹری میں بھائی اوور ٹائم کام کر رہا ہے، یہ تو زندہ در گور کرنے والے لوگ تھے، کیا ماجرا ہوا؟ کس نے ڈگر بدلی؟ کس نے زمانے کا رخ پلٹ دیا؟ چودہ صدی پہلے کی تاریخ پڑھ کر دیکھو، جو بیٹی کو دھکا دے کر زندہ در گور کرتے تھے، اور ان کو اس پر افتخار تھا، فخر تھا، آقائے کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس دور

میں فرمایا: اے بیٹیوں کو در گور کرنے والوں اور منحوس سمجھنے والوں سن لو! فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ میری فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس دور میں بیٹیوں کو زندہ در گور کیا جارہا تھا، اس دور میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً اور عملاً دونوں طریقوں سے بیٹیوں کی عزت کو لوگوں کے سامنے رکھا۔ اور اپنے مبارک زبانِ اقدس سے ارشاد فرمایا:

بیٹیوں کے فضائل پر مَبنی ۸ فرامینِ مصطَفٰے

(۱)۔۔۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: **بیٹیوں** کو بُرا مت سمجھو، بے شک وہ محبت کرنے والیاں ہیں۔

(مُسندِ امام احمد بن حنبل ج۶ ص۱۳۴ حدیث۱۷۳۷۸)

(۲)۔۔۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس کے یہاں **بیٹی** پیدا ہو اور وہ اُسے اِیذا نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو **بیٹی** پر فضیلت دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس شخص کو **جنت** میں داخِل فرمائے گا۔

(المستدرک ج۵ ص۲۴۸ حدیث۷۴۲۸)

(۳)۔۔۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس شخص پر **بیٹیوں** کی پرورش کا بوجھ آپڑے اور وہ ان کے ساتھ حُسنِ سلوک (یعنی اچّھا برتاؤ) کرے تو یہ **بیٹیاں** اس کے لئے جہنَّم سے روک بن جائیں گی۔

(مسلم ص۱۴۱۴ حدیث۲۶۲۹)

(۴)۔۔۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جب کسی کے ہاں **لڑکی** پیدا ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم اَھْلَ الْبَیْت یعنی اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔'' پھر فِرِشتے اُس

بچّی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے جو ایک ناتُواں (یعنی کمزور) سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اِس ناتواں جان کی پرورِش کی ذمّے داری لے گا، قِیامت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد اُس کے شاملِ حال رہے گی۔ (مجمع الزوائد ج۸ ص۲۸۵ حدیث ۱۳۴۸۴)

(۵)۔۔۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس کی **تین بیٹیاں** ہوں، وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اُس کے لئے **جنت** واجِب ہو جاتی ہے۔ عرض کی گئی: اور **دو** ہوں تو؟ فرمایا: اور دو ہوں تب بھی۔ عرض کی گئی: اگر ایک ہو تو؟ فرمایا: ''اگر ایک ہو تو بھی۔ (معجم الاوسط ج۴ ص۳۴۷ حدیث ۶۱۹۹ مُلَخَّصاً)

(۶)۔۔۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس کی تین **بیٹیاں** یا تین **بہنیں** ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر وہ اُن کی اچھی طرح پرورش کرے اور ان کے مُعامَلے (مُ۔عَا۔مَلے) میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہے تو اُس کے لئے **جنت** ہے۔ (ترمذی ج۳ ص۳۶۷ حدیث ۱۹۲۳)

(۷)۔۔۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس کی تین **بیٹیاں** یا تین **بہنیں** ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرے تو وہ **جنت** میں داخل ہو گا۔ (ترمذی ج۳ ص۳۶۶ حدیث ۱۹۱۹)

(۸)۔۔۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جس نے اپنی دو **بیٹیوں** یا دو **بہنوں** یا دو **رشتے دار بچیوں** پر ثواب کی نیّت سے خرچ

کیا یہاں تک کہ اللہ تَعَالٰی انہیں بے نیاز کر دے (یعنی ان کا نِکاح ہو جائے یا وہ صاحِبِ مال ہو جائیں یا ان کی وفات ہو جائے) تو وہ اس کے لئے آگ سے آڑ ہو جائیں گی۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۱۰ ص ۱۷۹ حدیث ۲۶۵۷)

دینے میں بیٹیوں سے پہل کرنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: ''جو بازار سے اپنے بچّوں کے لئے کوئی نئی چیز لائے تو وہ ان (یعنی بچّوں) پر صَدَقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہیے کہ **بیٹیوں** سے ابتِدا کرے کیونکہ اللہ تعالٰی **بیٹیوں** پر رحم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی **بیٹیوں** پر رحمت و شفقت کرے وہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رونے والے کی مثل ہے اور جو اپنی **بیٹیوں** کو خوش کرے اللہ تعالٰی بروزِ قیامت اُسے خوش کرے گا۔''

(اَلْفِردَوس ج ۲ ص ۲۶۳ حدیث ۵۸۳۰)

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رَسُول! سنا آپ نے! اگر کوئی بیٹیوں سے نفرت کرنے والا بھی ہو تو وہ بھی ان ارشادات کو سن کر بیٹیوں سے محبت کرنے والا بن جائے گا، اس کے دل میں بیٹیوں کے لئے شفقت و محبت پیدا ہو جائے گی، مگر افسوس! ایک بار پھر جہالت اپنے عروج کو ہے، آپ نے ''بیٹی'' کو زندہ دفن کر دینے کے تعلُّق سے دَورِ جہالت کی جھلکیاں مُلاحَظہ کیں۔ مگر ایک بار پھر بعض لوگ اسلامی تعلیمات بُھلا دینے کے باعث **بیٹی** کی ولادت کو بُرا سمجھنے اور بے رَحمی کا مُظاہرہ کرنے لگے ہیں۔ جس کی بِنا پر آئے دن قتل و غارت گری کی وارِداتیں ہو رہی ہیں، میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرَفُہٗ وَ عِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ اپنے

رسالے **"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"** کے صفحہ نمبر ۴ میں **"۵ لرزہ خیز وارداتیں"** نقل فرماتے ہیں چنانچہ:

پانچ لرزہ خیز وارداتیں

(۱)۔۔۔ مَعَاذَاللہ زمانۂ جاہِلیَّت کی یاد تازہ ہو گئی، چھٹی بیٹی کی پیدائش پر ظالم باپ نے ۱۰ دن کی بچی کو پانی کے ٹب میں ڈبو کر مار ڈالا، اِحتجاج پر بیوی کو بھی سوتے میں فائرنگ کر کے قتل کر دیا، مُلزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ (روزنامہ جنگ آن لائن ۱۴ جولائی ۲۰۱۲ بِالتصرف)

(۲)۔۔۔ چند ہفتے پہلے ایک شخص نے بیٹی پیدا ہونے پر بیوی کو آگ لگا کر مار دیا تھا۔ (روزنامہ جنگ آن لائن ۱۴ جولائی ۲۰۱۲ بِالتصرف)

(۳)۔۔۔ جولائی میں بیٹی کی پیدائش پر ۲۵ سالہ بیوی کو شوہر اور سسرالیوں نے زندہ جلا دیا تھا۔ (روزنامہ جنگ آن لائن ۱۴ جولائی ۲۰۱۲ بِالتصرف)

(۴)۔۔۔ مجازی عشق کی بنیاد پر دونوں میں لو میرج ہو گیا۔ اللہ تَعَالٰی نے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں دیں۔ کچھ عرصے بعد تیسری بیٹی کی ولادت ہوئی، اس پر آگ بگولہ ہو کر بے وُقوف شوہر نے بیوی کو اس بے دردی سے مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئی اور اسپتال پہنچ کر بے چاری نے دم توڑ دیا۔ (روزنامہ جنگ آن لائن ۱۴ جولائی ۲۰۱۲ بِالتصرف)

(۵)۔۔۔ پنجاب کے ایک دِیہاتی عَلاقے میں **بے رَحم باپ نے ایک دن کی بچّی کو زندہ دفن کر دیا!** پولیس نے مُلزم کو گرفتار کر لیا۔ تفصیلات کے مطابِق مُلزم کے گھر چھٹی بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ ظالم باپ کا کہنا ہے کہ اس کی بیٹی بدصورت تھی، اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا جس پر اس نے ڈاکٹر سے بچّی کو زہریلا انجکشن لگانے کو کہا، ڈاکٹر کے اِنکار پر اس نے بچّی کو زندہ دفن کر

دیا۔(روزنامہ جنگ آن لائن ۱۴جولائی ۲۰۱۲ بِالتصرف)

زندہ بچّی پریشر کوکر میں

۵ بچیاں تھیں اور چھٹی بار ولادت ہونے والی تھی۔ شوہر نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اب کی بار بھی تو نے بچّی جَنی تو میں تجھے نَومولود بچّی سمیت قتل کر دوں گا۔ ہجری سن ۱۴۲۶ کے **رَمَضانُ المبارک** کی تیسری شب (۸-۱۰-۲۰۰۵) پھر بچّی ہی کی ولادت ہوئی۔ صُبح کے وَقت بچی کی ماں کی چیخ پکار کی پروا کئے بِغیر اس بے رحم باپ نے (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) اپنی پھول جیسی زندہ بچی کو اٹھا کر پریشر کُکر میں ڈال کر چولھے پر چڑھا دیا! یکایک پریشر کُکر پھٹا اور ساتھ ہی **خوفناک زلزلہ** آگیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر دھنس گیا۔ بچی کی ماں کو زخمی حالت میں بچا لیا گیا اور غالِباً اِسی کے ذَرِیعے اس دردناک قصے کا انکشاف ہوا۔ اِس زلزلے میں ایک اِطّلاع کے مطابق **دولاکھ سے زائد** افراد فوت ہوئے۔(زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی ص۵)

اللہ چاہے تو بیٹا دے یا بیٹی یا کچھ نہ دے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام نے **بیٹی** کو عَظمت بخشی اور اس کا وقار بُلند کیا ہے، مسلمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عاجز بندہ اور اس کے احکام کا پابند ہوتا ہے، **بیٹا** ملے یا **بیٹی** یا **بے اولاد** رہے ہر حال میں اِسے راضی بَرِضا رہنا چاہئے۔ پارہ ۲۵ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت:۴۹اور ۵۰ میں ارشاد ہوتا ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنٰثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنٰثًا ۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے، بیشک وہ علم و قدرت والا ہے۔

قصور کس کا ہے؟

مگر صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں کی ایک تعداد **"بیٹی"** کی پیدائش کو ناپسند کرنے لگی ہے! اور بعض ماں باپ پیٹ میں بچّہ ہے یا بچّی اِس کی معلومات کے لئے بے قرار و بے چین رہتے ہیں، اگر کسی عورت کے دو یا تین **"بیٹی"** پیدا ہو گئیں تو اس عورت کی زندگی ایک باندی سے بدتر ہو جاتی ہے کہ میکے والے ہوں یا سسرال والے، شوہر ہو یا نند، ساس ہو یا سسر ہر ایک اس بیچاری کو **طعنہ** دینے لگتے ہیں اور طرح طرح سے اس کی **دل شکنی** کی جاتی ہے، اور اسی پر بس نہیں کیا جاتا بلکہ بعض گھرانوں میں اس عورت کو **طلاق** تک دے دی جاتی ہے، الحاصل ہمارے معاشرے میں بیٹیوں کی پیدائش میں صرف اور صرف عورت کو قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے۔

بچے کی پیدائش کا سبب

حالانکہ یہ ہر کوئی جانتا ہے کہ بچے کی پیدائش کا سبب مرد و عورت کی منی ہے کہ جب تک دونوں کی منی کا اختلاط نہیں ہو گا اس وقت تک بچے کا وجود نہیں ہو سکتا، اب آخر پتا کیسے چلے کہ **"بیٹی"** کی پیدائش میں **قصور کس کا ہے؟** مرد کا یا عورت کا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ **"قصور عورت کا ہے"** تو آپ ہی بتائیے اس کی کیا دلیل ہے؟ کیا **"بیٹی"** کی پیدائش صرف عورت کی منی سے ہوئی ہے؟ اگر نہیں تو **"مرد کا قصور کیوں نہیں بتا رہے؟"** کہ **"بیٹی"** کی پیدائش میں

مرد کی منی بھی شامل ہے۔ اگر **"بیٹی"** کی پیدائش میں عورت کا قصور ہے تو مرد کا بھی برابر کا قصور کا، اگر کوئی **"بیٹی"** کی پیدائش میں عورت کو طعنہ دیتا ہے تو اسے مرد کو بھی طعنہ دینا چاہئے۔

جدید سائنس کیا کہتی ہے؟

سوال: بچے کی جنس کی تعیین کے متعلق جدید سائنس کیا کہتی ہے؟

جواب: بچے کی جنس کی تعیین(یعنی لڑکا پیدا ہو گا یا لڑکی)کے متعلق جدید میڈیکل سائنس یہ کہتی ہے کہ: "بچے کی جنس کا انحصار مرد کی منی یا سپرم پر ہوتا ہے، عورت کے بیضے پر نہیں۔ مرد کے ایک جرثومے کے اندر ۲۳ کروموسومز ہوتے ہیں۔ اسی طرح عورت کے ایک بیضے کے اندر بھی ۲۳ کروموسومز ہوتے ہیں۔ جب جرثومے اور بیضے کا ملاپ ہوتا ہے تو یہ سب جرثومے جوڑوں کی شکل میں مل جاتے ہیں۔ اس طرح کل ۲۳جوڑے بن جاتے ہیں یعنی کل کروموسومز کی تعداد ۴۶ہوتی ہے۔ ان میں سے ۲۲جوڑے غیر جنسی ہوتے ہیں اوران کو آٹوسوم کہا جاتا ہے۔ جبکہ ۲۳واں جوڑا جنسی جوڑا ہوتا ہے۔ اور یہی جوڑا جنین (یعنی بچے) کی جنس کا تعین کرتا ہے کہ وہ لڑکا ہو گا یا لڑکی۔ مرد کے جرثومے کے اندر دو اقسام کے کروموسومز تشکیل پاتے ہیں۔ جن کو ایکس 'X' یا وائی 'Y' کہا جاتا ہے۔ مگر عورت کے بیضے کے اندر تمام کروموسومز 'X' نوعیت کے ہوتے ہیں۔ کروموسومز کو یہ نام اِن حروف سے مشابہت کی بنا پر دیئے گئے ہیں۔ وائی "Y' کروموسوم میں مذکر جنس ہوتا ہے جبکہ ایکس "X" کروموسوم میں مونث جنس ہوتا ہے۔

انسانی بچے کی تخلیق کی ابتدا ان کروموسومز کے آپس میں ملاپ سے شروع ہوتی

ہے۔ جبکہ جنس کا تعین ۲۳ویں جوڑے پر ہوتا ہے۔ اگر ۲۳واں جوڑا "XX" ہے تو جنم لینے والا بچہ لڑکی ہوگی اور اگر یہ جوڑا "XY" ہے تو جنم لینے والا بچہ لڑکا ہوگا۔ دوسرے الفاظ میں اگر مرد کا ۲۳واں کروموسوم "X" ہے تو جیسے یہ عورت کے ۲۳ویں کروموسوم "X" سے ملے گا تو پیدا ہونے والا بچہ لڑکی ہوگی۔ اور اگر مرد کا یہ کروموسوم "Y" ہے تو عورت کے "X" سے جب یہ ملاپ کرے گا تو پیدا ہونے والا بچہ لڑکا ہوگا۔ یہ تمام معلومات حال ہی میں جدید طبی تحقیق سے ہی حاصل ہوئی ہیں، اس سے پہلے کسی کو کچھ بھی معلوم نہ تھا۔

پس جدید میڈیکل سائنس نے اس بات کو واضح کر دیا کہ بیٹی کی پیدائش میں **"عورت کا کوئی قصور نہیں"** بلکہ بیٹا اور بیٹی کی تعیین کا ذمہ دار خود مرد ہے لہذا **"قصوروار بھی مرد ہی ٹھہرے گا"**۔

سوال: بچے کی جنس کی تعیین کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟

جواب: بچے کی جنس کی تعیین کے متعلق اسلام نے ۱۴۰۰، سال قبل ہی اعلان فرما دیا تھا کہ "اس کا دار و مدار مرد پر ہی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰی (۴۵) (پ۲۷، النجم، ۴۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ اسی نے دو جوڑے بنائے نَر اور مادہ۔

مِنۡ نُّطۡفَةٍ اِذَا تُمۡنٰی (۴۶) (پ۲۷، النجم، ۴۶)

ترجمہ کنزالایمان: نطفہ سے جب ڈالا جائے۔

نطفہ انسان کے اعضائے تناسل سے نکلنے والے منی کے پانی کو کہتے ہیں اور تُمْنٰی کا مطلب ہے جب وہ ٹپکائی جاتی ہے۔ پس اس آیت میں بتایا گیا کہ بچے کی جنس کا انحصار مرد کی منی پر ہے کہ وہی اپنی منی کو ٹپکاتا ہے اور یہ جدید میڈیکل سائنس نے ہمیں حال ہی میں بتایا ہے۔

اور سورۃ القیامہ میں اللہ تعالیٰ نے اسی مضمون کو اس طرح بیان کیا ہے:

اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی (۳۷) (پ۲۹، القیامۃ، ۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا جو (رحمِ مادر میں) گرائی جائے۔

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰی (۳۸) (پ۲۹، القیامۃ، ۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا۔

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰی (۳۹) (پ۲۹، القیامۃ، ۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: تو اس سے دو جوڑے بنائے مرد اور عورت۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ یہی ارشاد فرما رہا ہے کہ مرد کی منی کا تھوڑا سا حصہ یا مقدار یا قطرہ جو عورت کے رحم کے اندر ٹپکایا جاتا ہے، وہی بچے کی جنس کا ذمہ دار ہے۔

اب کیا خیال ہے؟

قرآن اور سائنس کے اس بیان سے ہمیں بخوبی بتایا گیا ہے کہ بچے کی جنس کا ذمہ دار مرد ہے عورت نہیں۔ مگر پھر بھی ہمارے یہاں بد قسمتی سے عورت کے اگر لڑکی پیدا ہو جائے تو اس کے سسرال والے عورت کو ہی اس کا ذمہ دار گردانتے ہیں اور اسے برا بھلا کہتے ہیں۔ جب کہ اولاد کے متعلق اسلامی تصور یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی ہے کہ وہ

جسے چاہے لڑکے دے اور جسے چاہے لڑکیاں دے اور جسے چاہے کچھ نہ دے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الشوری کی آیت نمبر ۴۹۔۵۰، میں اس بات کو اس طرح بیان فرماتا ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ (۴۹)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔ (پ۲۵، الشوری، ۴۹)

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ (۵۰)

ترجمہ کنزالایمان: یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کر دے بے شک وہ علم وقدرت والا ہے۔ (پ۲۵، الشوری، ۵۰)

جبکہ سائنسی زبان میں یہ اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی ہے کہ وہ مرد کی منی میں "x" نوعیت والے جرثومے پیدا کرتا ہے یا "y" نوعیت والے۔ یا دونوں میں سے کوئی بھی پیدا نہ کرے کہ جس سے عورت کا بیضہ بارور ہو سکے۔ چناچہ بچے کی جنس کا انتظام اللہ تعالیٰ نے مرد کی منی کے اندر ہی رکھا ہے، عورت کے انڈے یا بیضے کے اندر نہیں۔ چنانچہ اس مسئلہ میں بھی اہل بصیرت پر عیاں ہو گیا ہو گا کہ قرآن اور جدید سائنس میں کس قدر یگانگت پائی جاتی ہے۔

سوال: قرآن وحدیث میں انسان کی تخلیق کو کتنے مراحل میں بیان کیا گیا ہے؟

جواب: قرآن وحدیث میں انسان کی تخلیق کو پانچ مراحل میں بیان کیا گیا ہے:

(۱)۔۔۔نطفہ۔ (۲)۔۔۔علقہ۔ (۳)۔۔۔مضغہ غیر مخلقہ۔

(۴)۔۔۔مضغہ مخلقہ۔ (۵)۔۔۔روح کا پھونکنا۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن اُٹھنے کے بارے میں کچھ شک ہو تو (اس بات پر غور کرلو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر پانی کی ایک بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے جس کی شکل بن چکی ہوتی ہے اور ادھوری بھی ہوتی ہے تاکہ ہم تمہارے لیے اپنی قدرت کو ظاہر فرمائیں اور ہم ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہتے ہیں اسے ایک مقرر مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتے ہیں۔(پ۱۷،الحج،۵)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے: ”اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش کس طرح فرماتا ہے اور اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف کس طرح منتقل کرتا ہے، اس کا کچھ بیان تو اس آیت میں ہوا اور اس کی مزید تفصیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے، چنانچہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”تم لوگوں کی پیدائش کا مادہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی صورت میں رہتا ہے، پھر اتنی ہی مدت جما ہوا خون ہو جاتا ہے، پھر اتنی ہی مدت گوشت کی بوٹی کی طرح رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق، اس کی عمر، اس کے عمل، اس کا بدبخت یا

سعادت مند ہونا لکھتا ہے، پھر اس میں روح پھونک دیتا ہے۔

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ وذرّیتہ، ۲/ ۴۱۳، الحدیث: ۳۳۳۲،)

(مسلم، کتاب القدر، باب کیفیۃ الخلق الادمیّ فی بطن امّہ۔۔۔الخ، ص ۱۴۲۱، الحدیث: ۱(۲۶۴۳)

اور اب جدید میڈیکل سائنس بھی انہیں مراحل کو تسلیم کرتی اور بیان کرتی ہے۔

سوال: علم الجنین کسے کہتے ہیں؟

جواب: علم الجنین، تشریح الابدان (Anatomy) کی ایک شاخ ہے جس میں نر اور مادہ کے مادۂ تولید کے ملنے سے جو ایک خلیہ (Zygote) بنتا ہے، اس کے مطالعے سے ابتداء کرتے ہوئے جنین کی بناوٹ، اس کی نشو و نما کے مراحل، رحم مادر کے اندر پرورش کے دوران مختلف اوقات میں مختلف اعضاء کے بننے کا عمل اور ان کی تکمیل، یہاں تک کہ بچے کی پیدائش ہونے تک کے مراحل کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

(نجیب الحق، ڈاکٹر، علم تشریح الابدان، العلم پبلیکیشنز، پشاور، مارچ، ۲۰۱۸ء، ص ۴۴)

سوال: کیا اسلام سے پہلے اس علم کے متعلق بنیادی معلومات تھی؟

جواب: نزول قرآن سے قبل اس علم میں کوئی تحقیقی پیش رفت نہیں ہوئی تھی اور لگتا یہی ہے کہ اس بارے میں زیادہ تر قیاس آرائیوں سے کام لیا جاتا تھا۔ پھر قرآن کریم نے اس موضوع پر تفصیلی بحث کی اور رحم مادر کے اندر حمل کے ارتقائی مدارج کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا اور موجودہ دور کی جدید تحقیق کے مطابق وہ حرف بہ حرف درست ہیں۔ ایک عرب محقق محمد نبیل الشوکانی نے لکھا ہے کہ ارسطو کے دور (۳۸۴۔۔۔۳۲۲ق م) سے لے کر نبی اکرم ﷺ پر نزول وحی تک یہی نظریہ تھا کہ جنین (یعنی بچہ) مرد کے نطفے میں کامل الخلقت موجود رہتا ہے لیکن اس کا جسم نہایت چھوٹا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس

کو دیکھا نہیں جاسکتا۔ پھر داخلِ رحم ہو کر نشو و نما پاتا ہے جس طرح کہ بیج نمو پاتا ہے، اس کے بعد ارسطو نے اس نظریہ سے رجوع کر کے ایک نئے نظریہ کی بنیاد ڈالی جس کے مطابق جنین عورت کی ماہواری کے خون میں موجود رہتا ہے، پھر مردانہ قطرات اس کو گاڑھا کر دیتے ہیں۔(الشوکانی، محمد نبیل، الاعجاز الالٰہی فی خلق الانسان، ۲۰۰۲ء، ص:۱۹) نیز فردوس الحکمت میں ارسطو کا یہ قول بھی نقل کیا گیا ہے: ''لڑکا اور لڑکی بننے کا سبب ہوا بھی ہوتی ہے''۔(فردوس الحکمت ص ۴۶)

سوال: کیا قرآنِ پاک میں علم الجنین کے متعلق بیان موجود ہے؟

جواب: قرآن پاک میں رحم مادر کے اندر پرورش پانے والے بچہ (یعنی جنین) کے مختلف مراحل پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ حالانکہ نزول قرآن کے وقت علم الجنین کے متعلق معلومات کے ذرائع موجود نہیں تھے اور معلومات کی موجودہ سہولیات کا اُس وقت تصور بھی نہیں تھا۔ لیکن قرآن نے جنین کے مدارج کی ٹھیک ٹھیک نشاندہی کر کے علم جنینیات کی طرف رہنمائی کا ایک نیا باب کھولا۔ چنانچہ پارہ ۱۸، سورۂ مؤمنون میں ارشاد ربانی ہے:

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ(۱۲) (پ۱۸، المؤمنون، ۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا۔

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ(۱۳) (پ۱۸، المؤمنون، ۱۳)

ترجمہ کنزالایمان: پھر اُسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

الْخٰلِقِیْنَ(۱۴)(پ۱۸،المؤمنون،۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر اُن ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اُٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

سوال: کیا علم الجنین کے متعلق احادیث میں بھی کچھ بیان موجود ہے؟

جواب: جی ہاں! احادیث مبارکہ میں بھی تخلیق جنین کے مختلف مدارج پر تفصیلی بحث کی گئی ہے اور اس بارے میں کثیر احادیث موجود ہیں چنانچہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''تم لوگوں کی پیدائش کا مادہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی صورت میں رہتا ہے، پھر اتنی ہی مدت جما ہوا خون ہو جاتا ہے، پھر اتنی ہی مدت گوشت کی بوٹی کی طرح رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق، اس کی عمر، اس کے عمل، اس کا بدبخت یا سعادت مند ہونا لکھتا ہے، پھر اس میں روح پھونک دیتا ہے۔(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب خلق آدم صلوات اللہ علیہ وذرّیتہ، ۲/ ۴۱۳، الحدیث: ۳۳۳۲)

سوال: علم الجنین کے متعلق جدید سائنس کیا کہتی ہے؟

جواب: جس بات کو قرآن نے بیان کیا بعینہ وہی بات جدید میڈیکل سائنس بھی کہتی ہے۔

سوال: بچہ بننے کی ابتدا کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟

جواب: علمِ حیاتیات کی اصطلاح میں مرد وزن کے نطفوں کے ملنے کو فرٹیلائزیشن

یابارآوری کہتے ہیں۔اس عمل میں مردانہ تولیدی جرثومہ عورت کے بیضہ سے مل کر اسے بارآور (Fertilized) کراتا ہے جو بچہ بننے کا ابتدائی مرحلہ ہے۔پارہ ۲۹،سورۃ الدہر میں ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے۔(پ۲۹،الدہر،۲)

اس آیت کے تحت علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں":جب مرد وعورت کے نطفے باہم مل جائیں تو اس کو اَمشاج کہتے ہیں۔"

(الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل آی القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۹۷ء، ۲۴:۵۷۸)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں":جب آدمی کی منی عورت کی منی سے ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے جنین بنانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کے لیے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔عورت کے رحم میں دو قوتیں ہوتی ہیں،ایک قوت اِنْبِسَاط(یعنی پھیلنے کی صلاحیت)جو منی کے داخل ہونے کے وقت ہوتی ہے جس کی وجہ سے منی اس میں پھیل جاتی ہے۔دوسری قوت رحم میں اِنْقِبَاض(یعنی روکے رکھنے کی قوت)ہے کہ منی جب اندر چلی جاتی ہے تو باوجود اس کے کہ رحم الٹا ہے،منی اس سے باہر نہیں بہتی۔علاوہ ازیں آدمی کی منی میں "قوت فِعْلِیَّت" جبکہ عورت کی منی میں "قوت اِنْفِعَالِیَّت" ہوتی ہے۔"

شمس الدین ابن القیم نے ذکر کیا ہے کہ رحم کا داخلی حصہ سفنج جیسا(ملائم وجاذب) ہے اور اس میں منی قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کر دی جاتی ہے،جس طرح کہ پیاسے کو پانی کی طلب رہتی ہے اور رحم اس کو دھکیلتا نہیں بلکہ اسے ضم کر دیتا ہے تاکہ اس میں فساد نہ

آئے۔ پھر اللہ تعالیٰ رحم کے فرشتے کو اس کے بنانے اور پختہ کرنے کا حکم دیتا ہے، پھر چالیس دن میں اس کی خلقت جمع کی جاتی ہے۔

(ابن حجر، احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، دار الفکر، بیروت، س۔ن، ۱۳:۳۱۱)

سوال: بچہ بننے کی ابتدا کے متعلق جدید میڈیکل سائنس کیا کہتی ہے؟

جواب: بچہ بننے کی ابتدا کے متعلق سائنس یہ کہتی ہے کہ: بارآوری (Fertilization) کا عمل نالی کے وسیع حصہ میں، جو بیضہ دانی (Ovary) سے متصل ہے، عمل پذیر ہوتا ہے۔ نر اور مادہ جنسی جرثومے تولیدی نالی میں زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ نر مادۂ تولید اندام نہانی کے راستے رحم (Uterus) کے اندر پہنچ جاتے ہیں اور پھر آخر کار بیضہ دانی کی نالیوں میں بھی پہنچ جاتے ہیں۔ سپرم کی حرکت بیضہ دانی کی نالیوں (Uterine Tube) کے عضلات (Muscles) کے سکڑنے اور پھیلنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بارآوری کے عمل میں دوسو (۲۰۰) سے تین سو (۳۰۰) ملین تک نر تولیدی جرثومے اندام نہانی میں داخل ہو جاتے ہیں جن میں سے صرف تین سو سے پانچ سو تک بارآوری ہونے کے محل میں پہنچ جاتے ہیں لیکن اس عمل کی انجام دہی کے لیے صرف ایک سپرم کی ضرورت ہوتی ہے۔ مادہ جنسی جرثومہ (انڈہ) کے ارد گرد خلیات کی ایک تہہ ہوتی ہے جس کو (Follicular Cells) کہا جاتا ہے، اس میں نر جنسی جرثومے خود کو اندرونی طرف دھکیل دیتے ہیں۔ اس مقام پر کئی سپرم بیضے کے اندر جانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں گویا ان میں سے جو بھی سپرم کامیاب ہو کر بیضہ کے اندر نفوذ کر جائے تو اس سے ایک خاص قسم کا خامرہ خارج کرتا ہے جس کو "لائسوسوم" کہتے ہیں جو بیضہ کی خصوصیات میں

تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔ بیضہ اور سپرم جب باہم ملتے ہیں تو ان کی جھلیاں باہم مدغم ہو جاتی ہیں، انسانوں میں سپرم کا سر اور دُم دونوں بیضہ کے اندرونی مائع (Cytoplasm) میں داخل ہو جاتے ہیں، لیکن اس کی جھلی (Plasma Membrane) باہر بیضہ کی سطح پر رہ جاتی ہے۔

حمل کا پہلا ہفتہ

پہلے ہفتے میں جنین کے مراحل کا لب لباب یہ ہے کہ بارآور ہونے کے بعد زائیگوٹ میں تقسیم کا عمل شروع ہو جاتا ہے، پھر نئے خلیے بنتے ہیں۔ اس مرحلے کو بلاسٹولیشن کہتے ہیں۔ پھر ماں کے رحم میں قرار پانے کے لیے یہ رحم مادر کے اندرونی حصہ کو چیر کر محفوظ ہو جاتا ہے۔ بلاسٹولا کے مرحلے میں خلیوں کے گرد ایک باریک تہہ ہوتی ہے جس کو ٹروفوبلاسٹ کہتے ہیں، یہ حمل کے استقرار میں مدد دیتی ہے۔ بعد میں اس تہہ سے ایک جھلی بن جاتی ہے جس کو کاریان (Chorion) سے موسوم کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں رحم میں محفوظ ہونے کے اس مرحلے کی تصویر کشی یوں کی گئی ہے:

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ(۱۲) (پ۱۸، المؤمنون، ۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا۔

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ(۱۳) (پ۱۸، المؤمنون، ۱۳)

ترجمہ کنزالایمان: پھر اُسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں۔

حمل کا دوسرا ہفتہ

دوسرے ہفتے میں خلیوں کی تین تہہ (Layers) بننا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس

مرحلہ کو (Gastrulaion) سے موسوم کرتے ہیں۔ اس مرحلہ میں تین تہہ (Layers)، بیرونی تہہ (Endoderm)، درمیانی تہہ (Mesoderm) اور اندرونی تہہ (Endoderm) بن جاتی ہیں۔ بیرونی تہہ سے چمڑا (Skin) اور اعصابی نظام (Nervous System) بنتے ہیں۔ درمیانی تہہ سے بافتیں (Muscles) اور دوسرے اندرونی اعضاء بنتے ہیں۔

حمل کا تیسرے ہفتہ سے چالیس دن تک

جدید تحقیق کے مطابق تیسرے ہفتے میں دو اہم اعضاء کا بننا شروع ہو جاتا ہے۔ پہلا اعصابی نظام ظاہر ہو جاتا ہے اور پھر بعد میں دل بننا شروع ہو جاتا ہے جو کہ چوتھے ہفتے میں داخل ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے دل کی صرف دو نالیاں بنتی ہیں۔ یہ دو نالیاں جب مکمل ہو جاتی ہیں تو دل دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے۔ چھٹے ہفتے تک دل، اعصابی نظام، خون کی نالیاں اور آنول ((Umbilical Cord بن جاتی ہیں۔ آنول ماں اور بچے کے درمیان غذائی مواد اور فاضل مادوں کے تبادلے کا ایک منظم ذریعہ ہے۔ چالیسویں دن تک جنین کے کان، ناک اور آنکھوں کے نشانات واضح ہو جاتے ہیں۔ جنین کی لمبائی ۸ ملی میٹر ہوتی ہے اور اس کا دل فی منٹ ۱۰۰ سے ۱۳۰ مرتبہ دھڑکتا ہے، مزید برآں اس کی دماغ کی لہریں بھی نظر آتی ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے": وہ (یعنی اطباء) کہتے ہیں کہ جب منی رحم میں چلی جاتی ہے اور رحم اس کو باہر پھینک نہ دے تو نطفہ اپنے آپ سے دائرہ بنالیتا ہے اور سخت ہو جاتا ہے۔ چھ دن کے اختتام تک پھر اس میں دل، دماغ اور جگر کی جگہوں میں تین نقطے

ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اگلے تین دن کے اختتام تک اس میں رگیں (خون) نفوذ کر جاتی ہیں اور تینوں اعضاء متحیز ہو جاتے ہیں۔ پھر اگلے بارہ دنوں کے اختتام تک مغز کی رطوبت میں امتداد آ جاتا ہے جس سے اگلے نو دنوں میں دونوں شانوں سے سر جدا ہو جاتا ہے اور اسی طرح پسلیاں، بطن وغیرہ بھی متمیز ہو جاتے ہیں۔ اگلے چار دنوں میں یہ تمیزات مکمل ہو جاتی ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے اس قول "چالیس دنوں میں اس کی خلقت جمع کی جاتی ہے" کا یہی مطلب ہے۔ (ابن حجر، فتح الباری، ۱۳:۳۱۷)

جنس کے تعین میں مرد کے نطفے کا کردار

علم الجنین کی جدید تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ جنس کے تعین کا تمام تر دارومدار مرد کے نطفہ پر ہوتا ہے کیونکہ اس میں دو قسم کے کروموسوم ہوتے ہیں "X" اور "Y"۔ اس میں اہم "Y" کروموسوم ہے جو نر جنس میں باپ کی طرف سے آتا ہے۔ مادہ جنس کا تعین "X" کروموسومز سے ہوتا ہے۔ عورت کے نطفہ میں دونوں کروموسومز "X" ہی ہوتے ہیں۔ اگر مرد کی طرف سے "X" کروموسوم آگے ہو جائے تو پھر جنسی کروموسومز کا مجموعہ "XX" ہو جاتا ہے جو مادہ کا تعین کرتا ہے یعنی پیدا ہونے والا جنین لڑکی ہو گی اور اگر مرد کے نطفے سے "Y" کروموسوم سبقت کر لے تو پھر بچہ "نر" ہو گا۔

اس تکنیک کی طرف حدیث میں بھی اشارہ ہوا ہے": حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس کھڑا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کا پانی سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی زرد (رنگ) کا ہوتا ہے۔ جب یہ دونوں جمع ہو جائیں اور عورت کی منی پر آدمی کی منی چڑھ جائے (یعنی غالب آ جائے) تو اللہ تعالی کے حکم سے

مذکر (یعنی لڑکا بن جاتا ہے) اور جب عورت کی منی آدمی کی منی پر غالب آجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مؤنث (یعنی لڑکی) بن جاتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ آپ ﷺ نے سچ فرمایا اور آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں۔"

(امام مسلم، ابوالحسن، بن الحجاج القشیری، الصحیح المسلم، قدیمی کتب خانہ، کراچی، س۔ن، ۱:۱۴۶)

دیگر احادیث میں اس تکنیک کے متعلق دو قسم کے الفاظ وارد ہیں ایک "سبق" اور دوسرا "علو"۔ جس حدیث میں "سبق" کا لفظ آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مردانہ نطفہ کے سبقت کی صورت میں لڑکا پیدا ہو گا جبکہ زنانہ نطفہ کے سبقت کی صورت میں لڑکی پیدا ہو گی۔ (ابن حجر، فتح الباری، ۷:۶۹۳)

الحاصل مردانہ نطفہ "Y" کروموسوم کی سبقت کے نتیجے میں لڑکا جب کہ زنانہ نطفہ یعنی "X" کروموسوم کی سبقت کے نتیجے میں لڑکی پیدا ہو گی۔ جب کہ "علو" کا مطلب یہ ہے کہ جس کا نطفہ غالب آئے بچہ کی شکل وصورت اس جیسی ہو گی۔

علقہ کے مرحلے میں جنین کی ہفتہ وار نشوونما

پارہ ۳۰، سورۂ علق میں ارشاد ربانی ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (۱) (پ۳۰، العلق، ۱)

ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (۲) (پ۳۰، العلق، ۲)

ترجمہ کنزالایمان: آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔

اس آیت میں لفظ "علق" استعمال ہوا ہے جس کا معنی ہے، جمے ہوئے خون

کالو تھڑا، یا خون چوسنے والی چیز یعنی جونک(Leech) ۔اس آیت اوراس کے متعلقہ دوسری آیات پر پروفیسر کیتھ مور نے تحقیق کی اور کہا کہ قرآن اوراحادیث کی بیان کردہ معلومات کا زیادہ تر حصہ جدید سائنسی معلومات کے عین مطابق ہے اوراس میں بالکل کوئی تضاد نہیں پایا جاتا۔ "علقہ" کے مرحلے کے دوران انسانی جنین جونک کے مشابہ ہوتا ہے، کیونکہ اس مرحلہ میں انسانی جنین اپنی خوراک ماں کے خون سے حاصل کرتا ہے۔

(Victor Olu Taiwo, *World Terrorism Diagnosis and Path to Global Peace,* (2014), p:133)

امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "العلق" کے معنی کسی چیز میں پھنس جانے کے ہیں، کہا جاتا ہے: "عَلَقُ الصَّيْدِ فِي الْحَبَالَةِ" یعنی شکار جال میں پھنس گیا۔ "العلق" (جونک) ایک قسم کا کیڑا جو حلق کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے، نیز جمے ہوئے خون اور لو تھڑے کی قسم کے خون کو "علقة" کہا جاتا ہے جس سے بچہ بنتا ہے۔ اور "العِلق" (عین کے کسرہ کے ساتھ) اس عمدہ چیز کو کہا جاتا ہے جس کے ساتھ مالک کا دل چمٹا ہوا ہو اور اس کی محبت دل سے اترتی نہ ہو۔ (الراغب، حسین بن المفضل، مفردات الفاظ القرآن، دارالقلم، دمشق، س۔ن، ص:۵۷۹)

درج بالا معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علقہ وہ چیز ہے جو مضبوطی کے ساتھ کسی چیز سے چمٹی ہوئی ہو اور جنین بھی علقہ کے مرحلے میں رحم مادر کے ساتھ چمٹا ہوا ہوتا ہے اور بالکل ایک جونک کی طرح وہ رحم مادر سے خون حاصل کرتا ہے۔

حمل کا تیسرا مرحلہ ۴۰ دن سے ۸۰ دن تک ہوتا ہے اس میں جنین ۱۲ ملی میٹر سے بڑھ کر ۶ سنٹی میٹر تک نشو و نما پاتا ہے۔ اس چلے میں مختلف اعضاء پھیپھڑے، سانس کی نالی، انگلیوں کے ناخن، دانت نکلنے کی جگہیں وغیرہ بن جاتے ہیں۔ جنین کا سر اس مرحلے کی

ابتداء میں بہت بڑا ہوتا ہے لیکن اختتام تک سائز میں چھوٹا ہو جاتا ہے۔ الغرض اس مرحلے کے اختتام تک تمام اعضاء تقریباً مکمل ہو چکے ہوتے ہیں، وہ پیشاب بھی کر سکتا ہے، لات بھی مار سکتا ہے اور انگوٹھا بھی چوس سکتا ہے۔

(Keith L Moore, *The Developing Human,(* South Asian: 8th Edition), p:96.)

مضغہ غیر مخلقہ کا مرحلہ

رحم مادر میں انسان کی خلقت کا تیسرا مرحلہ مضغہ غیر مخلقہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ (۱۴) (پ۱۸، المؤمنون، ۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر اُن ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اُٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

اسی طرح پارہ ۱۷، سورۂ حج میں ارشاد ربانی ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى

ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر گوشت کی بوٹی

سے نقشہ بنی اور بے بنی تا کہ ہم تمہارے لیے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک۔ (پ۱۷،الحج،۵)

علامہ قرطبی اس آیت کے تحت مضغہ غیر مخلقہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اس آیت میں بطن مادر کے اندر انسان کی تخلیق کے مختلف درجات کا بیان ہے۔اس کی تفصیل صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے،جو حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور وہ سچ بولنے والے اور سچے سمجھے جانے والے ہیں کہ انسان کا مادہ چالیس روز تک رحم میں جمع رہتا ہے،پھر چالیس دن کے بعد علقہ یعنی منجمد خون بن جاتا ہے،پھر چالیس ہی دن میں وہ مضغہ یعنی گوشت بن جاتا ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونک دیتا ہے اور اس کے متعلق چار باتیں اسی وقت فرشتہ کو لکھوا دی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ اس کی عمر کتنی ہے؟ دوسری رزق کتنا ہے؟ تیسری عمل کیا کرے گا؟ چوتھی یہ کہ یہ شقی وبدبخت ہو گا یا سعید۔"
(تفسیر قرطبی،۴:۱۲)

حدیث مذکور سے یہ تفسیر معلوم ہوئی کہ جس نطفۂ انسانی کا پیدا ہونا مقدر ہوتا ہے وہ مخلقہ ہے اور جس کا ضائع اور ساقط ہو جانا مقدر ہے وہ غیر مخلقہ ہے۔اور بعض حضرات مفسرین مخلقہ اور غیر مخلقہ کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ جس بچے کی تخلیق مکمل اور تام ہو،اعضاء صحیح سالم اور متناسب ہوں وہ مخلقہ ہے اور جس کے بعض اعضاء ناقص ہوں یا قد اور رنگ وغیرہ غیر متناسب ہو وہ غیر مخلقہ ہے۔

قرآنی آیات،تفاسیر اور احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مضغہ

غیر مخلقہ کا مرحلہ علقہ اور مضغہ مخلقہ کے درمیانی عرصہ پر محیط مرحلہ ہے جو چالیس دن سے شروع ہو کر دوسرے چلے یعنی ۸۰ دن تک رہتا ہے اور دوسرے چلے کے اختتام پر مضغہ مخلقہ بن جاتا ہے۔

مضغہ مخلقہ کا مرحلہ

مضغہ مخلقہ تخلیق کے مراحل کا چوتھا مرحلہ ہے۔ مضغہ کی بعض تفصیلات تو گزشتہ سطور میں بیان ہو چکی ہیں۔ ذیل میں اس پر مزید روشنی ڈالی جائے گی۔ علامہ راغب اصفہانی (سالِ وفات:۴۴۵ھ) لکھتے ہیں": مضغہ گوشت کے چھوٹے سے ٹکڑے کو کہا جاتا ہے جو چبانے کے لیے منہ میں ڈالا جا سکے۔ (الاصفہانی، مفردات الفاظ القرآن، ص:۷۷۰)

تیسرے چلے کا آغاز ۸۰ دن کے بعد ہوتا ہے اور ۱۲۰ دن تک جاری رہتا ہے۔ اس مرحلے میں جنین ۸ سنٹی میٹر سے ۱۸ سنٹی میٹر تک نشوونما پاتا ہے۔ وہ حرکت کرتا ہے لیکن وہ اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ حاملہ اس کی حرکت محسوس نہیں کرتی۔ وہ ناف کی ڈوری کے ذریعے آکسیجن لے کر سانس لیتا ہے۔ اس کی ہڈیاں سخت ہو رہی ہیں اور جلد پر بال نکلنے لگتے ہیں۔ اس مرحلے میں حاملہ کا دل ۴۰ سے ۵۰ گنا زیادہ کام کرتا ہے۔

(*The Developing Human*, p:98)

جنینی نشوونما اور روح کا پڑنا

چار ماہ (یعنی ۱۲۰) دن میں مضغہ مخلقہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے، بچہ جسامت میں بھی کافی حد تک بڑا ہوتا ہے، اعضاء بھی مکمل ہوتے ہیں اور وہ مکمل طور پر حرکت کرنے کے قابل بھی ہوتا ہے اور تمام اعضاء بھی کام کرنے کے قابل بن جاتے ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں": اطباء کہتے ہیں کہ ۸۰ دن کی مدت میں جنین میں حرکت آجاتی

ہے، پھر اس طرح مضغہ بن جاتا ہے یعنی چھوٹا سا گوشت کا ٹکڑا اور یہ تیسرے چلے میں ہوا کرتا ہے جو حرکت کرتی ہے۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جنین میں روح چوتھے مہینے میں پڑ جاتی ہے، اس سے قبل نہیں۔" (ابن حجر، فتح الباری، ۱۳:۳۱۷)

"عبد اللہ ابنِ مسعود کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نطفہ، علقہ، مضغہ میں سے ہر ایک پر چالیس دن گزرتے ہیں جس سے ایک سو بیس دن بنتے ہیں پھر روح پھونک دی جاتی ہے۔"

حجۃ الاسلام، امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک فرشتہ کو روح کہا جاتا ہے اور یہی فرشتہ جسم میں روح ڈالتا ہے۔ یہ اپنے مخصوص انداز پر سانس لیتا ہے اور ہر سانس روح بن کر جسم میں داخل ہو جاتی ہے، اسی وجہ سے اس کا نام روح ہو گیا۔ امامِ غزالی فرماتے ہیں: ان بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جو کچھ اس فرشتہ کے متعلق فرمایا بالکل درست ہے کہ اہلِ کَشْف نورِ بصیرت سے اسے دیکھ لیتے ہیں۔ بہر حال اس فرشتہ کو "روح" کہنے کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہی ممکن ہے ورنہ یہ محض تخمینہ ہے۔

(احیاء العلوم ج۴، ص۷۷۲)

علامہ ابن حجر بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں لکھتے ہیں: "حضرت علی بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب نطفہ پر ۱۲۰ دن گزر جائیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اس میں روح پھونک دیتا ہے۔" (فتح الباری ج۱۱، ص۴۸۶)

روح پڑنے کے بعد بچے کی ہفتہ وار نشوونما

اس مرحلے پر جنین ۱۹ سنٹی میٹر سے ۵۱ سنٹی میٹر تک بڑھ جاتا ہے اور پیدائش کے

وقت بچوں کا اوسطاً وزن ۳۶ء۳ کلو گرام ہوتا ہے۔ اس مرحلے میں بچے کے حواس خمسہ بہت حساس ہوتے ہیں۔ وہ ذائقہ محسوس کرتا ہے، آوازوں کو پہچان سکتا ہے، دماغ میں تحریک آتی ہے اور بچے کے سیکھنے کی صلاحیت میں نکھار آتا ہے۔ اس موقع پر مائیں بچے کی حرکت اور لات مارنا زیادہ محسوس کرتی ہیں۔ اب بچہ ۲۰۰ ملین خلیوں والا انسان بن چکا ہے۔ حمل کے آخر میں ۳ سے ۴ فی صد بچے الٹی پوزیشن میں ہوتے ہیں اور صرف ۵۰ فیصد بچے متوقع تاریخ پر پیدا ہوتے ہیں جبکہ ہر پانچ میں سے چوتھا بچہ تاخیر سے پیدا ہوتا ہے لیکن یہ فکر مندی کی بات نہیں۔

سوال: رحم میں بچے کی کیسی حالت ہوتی ہے؟

جواب: بچے کی ٹھوڑی اس کے گھٹنوں پر رکھی ہوتی ہے اور دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے ہوتے ہیں، بچہ مشیمہ نام کی جھلی میں لپٹا ہوتا ہے۔ فلسفی کہتے ہیں: ”ماں کے رحم میں لڑکی کا چہرہ اپنی ماں کے چہرے کی طرف ہوتا ہے اور لڑکے کا چہرہ ماں کی کمر کی طرف ہوتا ہے“۔ (فردوس الحکمت ص ۴۴)

جبکہ بہارِ شریعت میں ہے: ”ذمیہ کو مسلمان کا حمل تھا وہ مر گئی اگر بچے میں جان پڑ گئی تھی تو اُسے مسلمانوں کے قبرستان سے علیحدہ دفن کریں اور اس کی پیٹھ قبلہ کو کر دیں کہ بچے کا منہ قبلہ کو ہو، اس لیے کہ بچہ جب پیٹ میں ہوتا ہے تو اُس کا منہ ماں کی پیٹھ کی طرف ہوتا ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۸۱۶)

سوال: کون سے مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ زندہ رہتا ہے؟

جواب: قدیم اطباء کا کہنا ہے ”جو بچہ ساتویں یا نویں ماہ میں پیدا ہو گا تو زندہ رہے گا،

آٹھویں ماہ کا زندہ نہیں رہتا۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ اعداد میں طاق عدد افضل ہے اور وہ عدد بھی افضل ہے جو طاق سے مل کر بنے مثلاً ۹ کا عدد، تین کو تین بار ملا کر بناتے ہیں، اور ۷ کا عدد، دوبار تین تین اور ایک سے مل کر بنا ہے"۔ (فردوس الحکمت ص ۴۵)

سوال: رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی اس کی پہچان کیسے ہو گی؟

جواب: اس کے پہچان کے لئے قدیم اطباء نے کئی طریقے بیان کئے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱)۔۔۔ اگر لڑکا رحم میں ہو گا تو حاملہ عورت کے رحم اور چھاتی میں حرکت ہوتی ہے۔
(فردوس الحکمت ص ۴۷)

(۲)۔۔۔ حاملہ عورت اگر کھڑی ہے اس کو بلایا جائے تو وہ چلنے کے لئے داہنا قدم پہلے اٹھائے تو اس کے حمل میں لڑکا ہے، اگر بایاں قدم پہلے اٹھا کر چلے تو لڑکی ہے۔
(فردوس الحکمت ص ۴۷)

(۳)۔۔۔ اگر دورانِ حمل حاملہ کا رنگ نکھر جائے تو لڑکا پیدا ہو گا اور اگر نہ نکھرے بلکہ خراب ہو جائے تو لڑکی پیدا ہو گی، کیونکہ لڑکا گرم مزاج ہوتا ہے اور اور گرمی میں رنگ نکھرتا ہے جبکہ لڑکی سرد مزاج ہوتی ہے اور سردی میں رنگ خراب سبزی مائل ہوتا ہے۔
(فردوس الحکمت ص ۴۸)

(۴)۔۔۔ اگر عورت کی داہنی آنکھ اور رحم کے داہنی طرف بوجھ محسوس ہو تو لڑکا پیدا ہو گا، اور اگر بوجھ رحم اور آنکھ میں بائیں جانب ہو تو لڑکی پیدا ہو گی۔ (فردوس الحکمت ص ۴۸)

بچے کی پیدائش

سوال: رحم سے بچے کی پیدائش کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جب بچے کی تخلیق مکمل ہو جاتی ہے تو رحمِ مادر کی غذا اس بچے کے لئے ناکافی ہوتی ہے، حصولِ غذا کے لئے بچہ ہاتھ پاؤں چلاتا ہے تو پردۂ صفاق پھٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے عورت کی شرمگاہ سے رطوبت خارج ہونے لگتی ہے، اور اسی درمیان بچہ الٹا ہو جاتا ہے اسی لئے بچہ سر کے بل پیدا ہوتا ہے کیونکہ بچے کا سر کی طرف کا جسم پاؤں کی طرف کے جسم سے بھاری ہوتا ہے اور اسی حالت میں بچے کی ولادت ہو جاتی ہے۔(فردوس الحکمت ص ۴۴)

بچہ جب تخلیق کے مراحل مکمل کر کے رحم مادر سے باہر آنے کے قابل ہو جائے تو اللہ رب العزت کی طرف سے اس کے دنیا میں آنے کا جو وقت مقرر ہے اس وقت وہ پیدا ہو جاتا ہے جیسے کہ ارشاد ربانی ہے:

وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا (پ۱۷، الحج، ۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ (۱۹) (پ۳۰، عبس، ۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا۔

ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ (۲۰) (پ۳۰، عبس، ۲۰)

ترجمہ کنزالایمان: پھر اسے راستہ آسان کیا۔

ان دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق، اس کی زندگی کے مَراحل اور اس پر اپنے انعامات بیان فرمایا کہ اس نے انسان کو ماں کے پیٹ میں کچھ عرصہ نطفے کی شکل میں، کچھ عرصہ جمے ہوئے خون کی صورت میں اور کچھ عرصہ گوشت کے ٹکڑے کی شان میں رکھا، پھر اس کے ہاتھ، پاؤں آنکھیں اور دیگر اَعضاء بنائے یہاں تک کہ اسے انسانی صورت کا جامہ پہنا دیا۔ پھر اس کے لئے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا راستہ آسان کر دیا۔

(تفسیر صراط الجنان ج۱۰، ص۵۲۶)

سوال: کیا حمل کے دوران الٹراساؤنڈ ٹیسٹ کروانا مفید ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! جدید میڈیکل سائنس کا کہنا ہے کہ حمل کے دوران الٹراساؤنڈ ٹیسٹ کروانا مفید ہوتا ہے اور یہ ٹیسٹ حمل کی درمیانی مدت میں کئے جاتے ہیں۔ اس کا اصل مقصد بچے میں کسی بے قاعدگی کا پتا لگانا ہوتا ہے۔ اگر رحم مادر میں بچہ بیمار ہو تو الٹراساؤنڈ اسکین کے ذریعے کئی نقائص کا پتا لگانا ممکن ہے۔ اس کے ذریعے معلوم کی جانے والی بیماریوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱)۔۔۔اینسی فینی: دماغ یا کھوپڑی کے غیر معمولی طور پر بڑھ جانے کو کہتے ہیں اور اس مسئلے کا شکار بچے پیدا ہونے کے بعد زندہ نہیں رہ پاتے اور پیدائش کے بعد جلد مر جاتے ہیں۔ الٹراساؤنڈ اسکین میں اس مرض کی تشخیص کا امکان ۹۸ فیصد ہوتا ہے۔

(۲)۔۔۔اوپن سپائنا بیفیڈا: ایسی بیماری ہے جس میں بچے کا حرام مغز مناسب طریقے سے نشو و نما نہ پاتا ہو اور ریڑھ کی ہڈی میں وقفہ یا شگاف پیدا ہو جائے۔ اس بیماری کی تشخیص کا امکان ۹۰ فیصد ہوتا ہے۔

(۳)۔۔۔کلیفٹ لِپ: یہ بیماری اس وقت جنم لیتی ہے جب بچے کے اعضاء خاص طور پر ہونٹ آپس میں مناسب طریقے سے جڑ نہیں پاتے۔ اس بیماری کی تشخیص کا امکان ۷۵ فیصد ہوتا ہے۔

(۴)۔۔۔ڈائی فریگمیٹک ہیمیا: اس وقت ہوتا ہے جب بچے کا پردۂ شکم (ڈایا فرام) پوری طرح نہ بنے۔ پردۂ شکم وہ پٹھا ہے جو سانس لینے میں مدد دیتا ہے اور یہ دل اور پھیپھڑوں کو آنتوں اور پیٹ کے دیگر اعضاء سے الگ رکھتا ہے۔ اس مرض کی تشخیص کا امکان ۶۰ فی صد ہوتا ہے۔

(۵)۔۔۔گیسٹروسانسز: بچے کے پیٹ کے بیرونی حصے میں ایک نقص (سوراخ) ہے جو نال (Umbilical Cord) کے ایک طرف ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ دائیں طرف ہوتا ہے۔ آنتوں کا کچھ حصہ اس سوراخ کے ذریعے باہر نکل آتا ہے اور بچے کے پیٹ کے باہر نشو و نما پاتا ہے۔ اس مرض کی تشخیص کا امکان ۹۸ فیصد ہوتا ہے۔

(۶)۔۔۔ایگزوم فیلوس: یہ بیماری تب جنم لیتی ہے جب بچے کی ابتدائی نشو و نما کے دوران پیٹ، نال کی جڑ کے گرد بند ہونے میں ناکام ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چند اعضاء بچے کے پیٹ سے باہر نشو و نما پاتے ہیں۔ اس مرض کی تشخیص کا امکان ۸۰ فیصد ہوتا ہے۔

(۷)۔۔۔سیریس کارڈیاک ابنارمیلیٹی: اس میں دل کی کئی معذوریاں شامل ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ پیدائش کے بعد جلد ہی بچے کو طبی طور پر توجہ کی ضرورت ہو گی۔ اس بیماری کی تشخیص کا امکان ۵۰ فیصد ہوتا ہے۔

(۸)۔۔۔بائی لیٹرل رینل ایگنیسر: اس کا مطلب یہ ہے کہ بچے کے گُردوں کی نشو و نما نہیں

ہوئی۔اس صورتحال سے دوچار بچے جلد مر جاتے ہیں، کیونکہ گُردوں کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔

(۹)۔۔۔لیتھل سکیلیٹل ڈسپیسیا: وہ بیماری ہے جو ہاتھوں، پیروں، جسم اور کبھی کبھار کھوپڑی کے سائز اور شکل کو متاثر کرتا ہے۔ایسے بچوں کا سینہ اور پھیپھڑے مکمل طور پر نشوو نما نہیں پاتے جس کی وجہ سے وہ زندہ نہیں رہ پاتے۔اس مرض کی تشخیص کا امکان ۶۰ فیصد ہوتا ہے۔

(۱۰)۔۔۔ایڈورڈز سینڈروم(ٹرائی سومی۱۸-): شاذونادر ہونے والی کروموسومز کی بے ضابطگی اس وقت جنم لیتی ہے جب بچے کے پاس کروموسوم نمبر ۱۸ کی عمومی طور پر دو کی بجائے تین نقول موجود ہوں۔اس بیماری کی تشخیص کا امکان ۹۵ فیصد ہوتا ہے۔

(۱۱)۔۔۔پیٹوز سینڈروم(ٹرائی سومی۱۳): یہ بھی کروموسومز کی بے ضابطگی ہے اور یہ کروموسوم نمبر ۱۳ کی دو کی بجائے تین نقول کا موجود ہونا ہے۔اس کی تشخیص کا امکان ۹۵ فیصد ہوتا ہے۔

سوال: حمل کو کب تک گرا سکتے ہیں؟

جواب: اسقاط حمل کے تعلق سے صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں:"اسقاطِ حمل کے لیے دوا استعمال کرنا یا دائی سے حمل ساقط کرانا منع ہے۔بچہ کی صورت بنی ہو یا نہ بنی ہو دونوں کا ایک حکم ہے، ہاں! اگر عذر ہو مثلاً عورت کے شیر خوار بچہ ہے اور باپ کے پاس اتنا نہیں کہ دایہ مقرر کرے یا دایہ دستیاب نہیں ہوتی اور حمل سے دودھ خشک ہو جائے گا اور بچہ کے ہلاک ہونے کا

اندیشہ ہے تو اس مجبوری سے حمل ساقط کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس کے اعضا نہ بنے ہوں اور اس کی مدت ایک سو بیس دن ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳، ص۵۰۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

سوال: کہتے ہیں کہ بیٹی کی پیدائش پر مُبارَک باد نہیں دینی چاہئے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: بیٹی کی پیدائش پر مُبارَک باد دینا فرض یا واجِب نہیں ہے، لیکن نَعُوْذُ بِاللہ بیٹی کی وِلادت کو بوجھ یا بُرا سمجھ کر مُبارَک باد نہ دینا بڑی کم نصیبی ہے۔ بیٹی اللہ پاک کی رَحمت ہے اور اَحادیثِ کریمہ میں بیٹی کو بُرا نہ سمجھنے کا حکم ہے، جیسا کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ (بیٹیوں کو بُرا مَت کہو،) میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔

(فردوس الاَخبار، ۲/۴۱۵، حدیث:۷۵۵۶)

بعض انبیاءِ کرام کی اولاد کی تعداد

"تفسیرِ خزائن العرفان" میں پارہ ۲۵ سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت نمبر ۵۰ کے اِس حصّے (جسے چاہے بانجھ کر دے) کے تحت ہے: (یعنی) "کہ اُس کے اولاد ہی نہ ہو، وہ (یعنی اللہ تَعَالٰی) مالِک ہے، اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے، جسے جو چاہے دے۔ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام میں بھی یہ سب صورَتیں پائی جاتی ہیں، حضرتِ لُوط و حضرتِ شُعیب علیہما السَّلام کے صرف **بیٹیاں** تھیں، کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صرف فرزند (یعنی بیٹے) تھے، کوئی دُختر (یعنی بیٹی) ہوئی ہی نہیں اور سیِّدِ انبیاء حبیبِ خدا محمّدِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تَعَالٰی نے تین فرزند عطا فرمائے اور چار صاحِب زادیاں۔" (خزائن العرفان، پ۲۵، الشوری، ۵۰)

بیٹی کی قدر کیجئے

اے عاشقانِ رسول! اگر اللہ تبارک وتعالی نے آپ کو بیٹی جیسی رحمت سے سرفراز فرمایا ہے تو اس کی قدر کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کے مطابق اس کی پرورش بھی کریں نیز باحیا اور باپردہ بنانے کی خوب کوشش کریں کہ آج کے ناگفتہ بہ حالات میں اسلامی تعلیمات سے دوری اور غیر مسلموں کی اندھی تقلید نے مسلمانوں کو کہیں کا نہیں چھوڑا، بد قسمتی سے فی زمانہ مسلمانوں کے رہن سہن کے طور طریقے اور رسومات، اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف نظر آتے ہیں، ایسے نامُساعِد حالات میں اولاد خصوصاً بیٹی کی دُرُست اسلامی تربیت انتہائی مشکل نظر آتی ہے۔ لہٰذا اگر ہم اپنی بیٹی کی صحیح تربیت کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اسلامی معلومات حاصِل کرنا ضروری ہے تاکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم صحیح معنوں میں اپنے اس فرضِ منصبی کی بجا آوری کر سکیں۔ کیونکہ آج کی بیٹی کل کسی کی بیوی اور بہو ہو گی، پھر ماں اور بعد میں ساس بنے گی، لہٰذا آج اس بیٹی کی تربیت پر بھرپور توجہ دینا ضَروری ہے تاکہ کل جب یہ خود کسی کی ماں بنے تو اپنی اولاد کی بہترین تربیت سے غفلت کی مرتکب نہ ہو۔

پرورش کے انوکھے انداز

آیئے! چند ایسے مَدَنی پھولوں پر نظر ڈالتے ہیں جو ایک بیٹی کی پرورش میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں:

(۱)۔۔۔کان میں اذان دینا

بیٹی کی پیدائش پر غمزدہ ہونے کے بجائے خوشی کا اظہار کرنے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہئے کہ اس کے کانوں میں **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری کا پیغام اذان و اقامت کی صورت میں پہنچایا جائے تاکہ اس کی رُوح نُورِ توحید سے مُنَوّر اور دل عشقِ مصطفٰے کی شمع سے فروزاں (روشن) ہو جائے۔ ایسا کرنا مستحب اور سنّت سے ثابت ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب بچّہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان بائیں (الٹے) میں تکبیر کہے کہ خَلَلِ شیطان واُمُّ الصِّبْیان سے بچے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۴/ ۴۵۲) بہتر یہ ہے کہ دَہنے (یعنی سیدھے) کان میں چار مرتبہ اَذان اور بائیں (یعنی اُلٹے) کان میں تین مرتبہ اِقامت کہی جائے۔ (اگر ایک مرتبہ اذان و اقامت کہہ دی تب بھی کوئی حَرَج نہیں) ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مُونڈا جائے اور سر مُونڈانے کے وَقْت عقیقہ کیا جائے اور بالوں کو وزن کر کے اُتنی چاندی یا سونا صَدَقہ کیا جائے۔ بہت لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے۔ یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان و اقامت کہی جائے۔ (بہارِ شریعت، ۳ج۳، ص۳۵۵)

(۲)۔۔۔گھٹی دینا

تحنیک یعنی گھٹی دینے کے متعلق حضرت سَیِّدُنا اَبُو زَکَریا یحیٰی بن شَرف نَوَوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں: تمام عُلَمائے کِرام کا اس بات پر اِتفاق ہے

کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد کھجور (یا کسی میٹھی چیز) کی گھٹی دینا مستحب ہے، اگر کھجور نہ ہو تو جو بھی میٹھی چیز میسر ہو اس سے گھٹی دی جاسکتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ گھٹی دینے والا کھجور کو اپنے منہ میں خوب چبا کر نرم کرے کہ اسے نگلا جاسکے پھر وہ بچے کا منہ کھول کر اس میں رکھ دے۔ مستحب یہ ہے کہ گھٹی دینے والا نیک اور متقی و پرہیز گار ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اگر ایسا کوئی شخص پاس موجود نہ ہو تو نَومَولُود کو تحنیک کی خاطِر کسی نیک شخص کے پاس لے جایا جاسکتا ہے۔(شرح صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیک المولود، الجزء الرابع عشر، ۷/ ۱۲۲)

(۳)۔۔۔اچھا نام رکھنا

ماں باپ کی طرف سے چونکہ بچے کے لئے سب سے پہلا اور بنیادی تحفہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کا خوبصورت و بابرکت نام رکھیں تاکہ یہ تحفہ عمر بھر اسے ماں باپ کی شفقتوں اور مہربانیوں کی یاد دلاتا رہے، یہاں تک کہ میدانِ محشر میں بھی اپنے والدین کے عطا کردہ اسی نام سے بارگاہِ خداوندی میں حاضری کے لیے بلایا جائے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اچھے نام رکھا کرو۔(ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسماء، ۴/ ۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا بچوں بالخصوص بیٹیوں کے نام رکھنے میں انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہئے اور ان کا نام ایسا ہونا چاہئے کہ دنیا وآخرت میں انہیں کہیں شرمسار نہ ہونا پڑے، اس لیے کہ بسا اوقات مَسائلِ شَرعیہ سے ناواقف ہونے کی وجہ

سے لوگ بیٹیوں کے نام معروف کفار خواتین کے نام پر رکھ دیتے ہیں یا نئے نئے نام رکھنے کی دوڑ میں ایسے نام رکھ دیتے ہیں جو بے معنی ہوتے ہیں یا ان کا معنی اچھا نہیں ہوتا، ایسے تمام نام رکھنے سے بچنا چاہئے۔ جیسا کہ **بہارِ شریعت** میں ہے: ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآنِ مجید میں آیا ہو نہ حدیثوں میں ہو نہ مسلمانوں میں ایسا نام مستعمل ہو، اس میں عُلَما کو اِختِلاف ہے بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۰۳)

لہٰذا چاہئے کہ بیٹیوں کے نام اُمَّہاتُ المومنین، صحابیات و صالحات رضی اللہ تعالیٰ عَنْھُنَّ کے اَسمائے مُبارَکہ پر ہی رکھے جائیں۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ آپ کی بیٹی کا **اللہ** عَزَّ وَجَلَّ کی برگزیدہ و نیک خواتین سے رُوحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی برکت سے اس کی زِندَگی پر مَدَنی اثرات مُرتّب ہوں گے۔ اگر آپ نے اپنی بیٹی کا نام رکھتے وقت ان مَدَنی پھولوں کو مَدّ نظر نہیں رکھا تھا تو پریشان مت ہوں بلکہ فوراً ان کا نام تبدیل کر دیجئے۔

(۴)۔۔۔بال منڈوانا اور عقیقہ کرنا

ساتویں دن بال منڈوا کر ان کے وزن برابر چاندی صدقہ کرنا چاہئے، نیز عقیقہ بھی اسی دن کر دینا چاہئے۔ چنانچہ، اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: ساتویں اور نہ ہو سکے تو چودھویں ورنہ اکیسویں دن عقیقہ کرے، دُختر (بیٹی) کے لئے ایک، پِسر (بیٹے) کے لئے دو (بکریاں) کہ اس میں بچے کا گویا رہن سے چھڑانا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۵۲)

(۵)---رزقِ حلال کھلانا

دورِ جدید میں مہنگائی نے چونکہ ہر کس و ناکس کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے، لہٰذا یہ بات عام دیکھی گئی ہے کہ ضروریات کی تکمیل اور آسائشوں کے حصول کے لئے بسا اوقات حرام و حلال کمائی کی پروا نہیں کی جاتی اور یہ بات یکسر فراموش کر دی جاتی ہے کہ حرام کمائی دنیا وآخرت میں عظیم خسارے کا باعث ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ گوشت ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام میں پلا بڑھا۔

(سنن الدارمی، کتاب الرقاق، باب فی اکل السحت، ۲/۴۰۹، حدیث:۲۷۷۶)

پس ہمیشہ رزقِ حلال کما کر اپنی اولاد کی پرورش کرنے کی کوشش کیجئے کہ جو شخص اس لئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل وعیال کے لئے کچھ حاصِل کرے اور پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۲۹۸، حدیث:۱۰۳۷۵)

(۶)---اچھی باتیں سکھانا

عورتوں کے متعلق چونکہ یہ بات بڑی معروف ہے کہ وہ فضول گوئی کی عادی ہوتی ہیں، لہٰذا اپنی بیٹی کو فضول گوئی وغیرہ سے بچانے کی اچھی اچھی نیتوں سے کوشش کیجئے کہ جب وہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کی پاک وصاف زبان سے اسم جلالت "اللہ" اور کلمہ طیبہ ہی جاری ہو۔ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کہلواؤ۔

(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/ ۳۹۷، حدیث: ۸۶۴۹)

(۷)۔۔۔اسلامی تعلیم وتربیت

دورِ حاضِر میں اگر مُعاشَرے کا بغور جائزہ لیں تو ہر طرف دو ہی چیزیں نظر آتی ہیں۔ جدید تعلیم وترقی اور نام نہاد روشن مستقبل کے نام پر ایک طرف مغربی تہذیب (Western culture) سے معمور مختلف (Different) خوبصورت (Beautiful) اور دل آویز (Attractive) ناموں کے ساتھ شہر شہر بلکہ گلی گلی کھلے ہوئے اسکولز (Schools) نظر آتے ہیں جن کی ایک کثیر تعداد اسلام دشمن قوتوں کے زیرِ اثر مذہَب وملّت کی قُیود سے آزاد مُعَاشَرے کے حامِل لوگ تیار کرنے میں مگن ہے تو دوسری طرف ہر جگہ بالخصوص بڑے شہروں کے پوش علاقوں، ہاؤسنگ سوسائٹیز (Housing Societies)، وی آئی پی پاپولیشن ایریاز (V.I.P. Population Areas)، اَپر کلاس ریزیڈنشل ایریاز (Upper class residential areas) میں اسلامک اسکولز (Islamic Schools) کے نام پر بدمذہبوں کے بنائے گئے ادارے وجامعات ہماری آنے والی نسلوں کے ایمان اور دینی حمیت وغیرت کے لئے شدید خطرات کا باعث بن رہے ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ عشقِ رسول سے سرشار معاشرے کی تشکیل کے لیے دینی تربیت کا ایک ایسا مضبوط ومربوط لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس سے دورِ جدید کے نوجوانوں کی فکر وسوچ میں تبدیلی آنے کے ساتھ ساتھ نہ صرف ان کا رُخ سُوئے مدینہ ہو

جائے بلکہ ان کا سینہ ہی مدینہ بن جائے۔ جس کے لیے سب سے پہلی سیڑھی یہ ہے کہ آج کی اس ننھی منی کلی کی طوفانِ بادوباراں سے حفاظت کی جائے کہ آج جس کی مسکراہٹ ماں باپ کو غموں سے دور کر دیتی ہے، کل جب پوری طرح کِھل کر کسی کے گلستانِ حیات میں مہکے تو چاروں طرف فضا خوشگوار ہو جائے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں بالخصوص بیٹیوں کو عفت و عصمت کا پیکر بنانے، توحید و رسالت سے روشناس کرانے اور اسلام کے نام پر تن من دھن قربان کر دینے کے لئے تیار کریں تاکہ عاشقانِ رسول کی عشق و مستی سے بھرپور داستانیں قصہ پارینہ (ماضی کی کوئی داستان) بننے کے بجائے دورِ جدید میں حقیقت کا رُوپ دھار سکیں اور اس کے لیے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے اور پاکیزہ و معطر و معنبر مدنی ماحول سے بہتر کوئی ماحول نہیں۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دین و ملّت، پَروانۂ شَمعِ رِسالَت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بچپن سے جو عادت پڑتی ہے کم چھوٹتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۲۱۵)

لہٰذا جو لوگ ایک بیٹی کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں درحقیقت وہ آنے والی نسل کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک بیٹی کی پرورش کے دوران تعلیم و تربیت کے جن جن مراحل کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے ان پر اہمیت دے کر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔

بے اولادی کے؛ روحانی علاج

اب آخر میں بے اولادی کے کچھ اوراد پیش کئے جاتے ہیں چنانچہ میرے شیخِ

طریقت ،امیر اہلسنت، پیرِ کامل، سنتوں کے عامل، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرَفُہٗ وَ عِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ اپنے رسالے بنام **"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"** کے صفحہ نمبر ۲۲ پر بے اولادی کے چار روحانی علاج بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(ہر ورد کے اوّل و آخِر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھنا ہے)

(۱)۔۔۔ ہر نَماز کے بعد ۳۰۰بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ صاحِبِ اولاد ہو جائیں گے۔ (اسلامی بہن اور اسلامی بھائی دونوں پڑھ سکتے ہیں)

(۲)۔۔۔ میاں بیوی دونوں ۵۶ بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ بیچ رات میں پڑھ کر "ملاپ "کریں تو اللہ تعالی کی رحمت سے نیک اولاد کی ولادت ہو جو کہ اپنے ماں باپ کے لئے سامانِ راحت بنے۔

(۳)۔۔۔ یَا اَوَّلُ، ۴۱ بار روزانہ پڑھئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ صاحبِ اولاد ہو جائیں گے۔ (مدّت: ۴۰دن)

(۴)۔۔۔ ۴۰، لونگ لے کر ہر ایک پر سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر ۴۰ سات بار پڑھ کر دم کیجئے (کوئی بھی پڑھ سکتا ہے) جس دن عورت حیض سے پاک ہو، غسل کر کے اُسی دن سے روزانہ سوتے وَقت ایک لونگ کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیے، ان ۴۰ دنوں میں شوہر کے ساتھ کم از کم ایک بار ضَرور "ملاپ "کرلے (زیادہ بار میں بھی حرج نہیں)، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اولاد نصیب ہو گی۔

اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، پیرِ کامل، سنتوں کے عامل، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرَفُہٗ وَ عِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ اپنے رسالے بنام **"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"** کے صفحہ نمبر ۲۳ اور ۲۴ پر اولادِ نرینہ کے روحانی علاج بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(ہر ورد کے اوّل و آخِر ایک ایک بار دُرُود شریف پڑھنا ہے)

(۱)۔۔۔یَا مُتَکَبِّرُ، ۱۰ بار، زوجہ سے "مِلاپ" سے قبل پڑھ لینے والا اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **نیک بیٹے** کا باپ بنے گا۔

(۲)۔۔۔**حامِلہ** شہادت کی انگلی اپنی ناف کے گرد گھماتے ہوئے یَا مَتِیْنُ، ۷۰ بار پڑھے۔ یہ عمل ۴۰ دن تک جاری رکھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے **بیٹا** عنایت ہو گا۔ اِس عمل میں ہر مَرَض کا علاج ہے۔ کوئی سا بھی مریض یہ عمل کرے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شفا پائے۔ (ناف سے کپڑا ہٹانے کی ضَرورت نہیں، کپڑے کے اوپر ہی سے یہ عمل کرنا ہے)

(۳)۔۔۔حَمْل شُروع ہونے کے پہلے مہینے کسی دن صِرْف ایک بار زَوجہ کی سیدھی طرف کی پسلی پر ۵۴ بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ لکھ دے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **بیٹے** کا باپ بنے گا۔ (بِغیر سیاہی (ink) کے صرف شہادت کی اُنگلی سے لکھنا ہے، اعراب نہ لگائیں، ایک جگہ لکھ کر اُسی پر بار بار لکھنے میں حرج نہیں)

(۴)۔۔۔بے اولاد مرد ۷ نَفْل روزے رکھے اور روزانہ افطار کا وَقت جب قریب ہو تو یَامُصَوِّرُ (۲۱ بار) پڑھے اور پانی پر دم کر کے بیوی کو پلادے (اگر بیوی بھی روزہ دار ہو تو

چاہے تو اُسی پانی سے روزہ کھولے) اللہ تعالی کی عنایت سے **نیک بیٹے** کی ولادت ہو گی۔ بانجھ (یعنی جسے اولاد نہ ہوتی ہو ایسی) عورت بھی چاہے تو یہ عمل کرے اور دم کر کے اس پانی سے افطار کر لے۔ (چاہیں تو دونوں الگ الگ اوقات میں بھی یہ عمل کر سکتے ہیں)

(۵)۔۔۔ جب **حَمل** ٹھہرنے کو ۳ ماہ ۲۰ دن ہو جائیں تو مسلسل ۴۰ دن تک روزانہ حامِلہ یہ عمل کرے: پہلے گیارہ بار دُرُود شریف پھر ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ ۷ بار یٰسٓ شریف پڑھے پھر آخِر میں بھی ۱۱ بار درود شریف پڑھے اور پانی پر دم کر کے پی لے (درست پڑھ سکتی ہو تو ہی یہ عمل کرے، پڑھنے کے دوران بات بالکل نہ کرے)، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **نیک بیٹا** عنایت ہو گا۔

(۶)۔۔۔ حامِلہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر شوہَر اِس طرح کہے: "اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا۔ ترجمہ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام **محمد** رکھا" (اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہو گا۔ اگر کہتے وقت عَرَبی عِبارت کے معنی ذِہن میں ہوں تو ترجمہ کے الفاظ کہنے کی ضَرورت نہیں ورنہ ترجمہ کے الفاظ بھی کہہ لیں)

(۷)۔۔۔ بیٹا نہ ہوتا ہو، بے اولاد ہو، کچّا حمل گر جاتا ہو یا پیدائش کے بعد بچّے فوت ہو جاتے ہوں تو کچے سُوت کے سات دھاگے عورت کو بالکل سیدھی کھڑی کر کے یا ایک دم سیدھی لٹا کر اُس کی پیشانی کے بالوں سے پاؤں کی اُنگلیوں تک ناپ لیجئے اور ساتوں دھاگے ملا کر ان پر گیارہ بار اِس طرح آیَۃُ الکُرسی شریف پڑھئے کہ ہر بار ایک گِرہ لگاتے جایئے اور دَم کرتے جایئے۔ اِس گنڈے کو (حسبِ ضَرورت کپڑے کی بڑی پٹّی پر لمبائی میں رکھ کر سل لیجئے تاکہ پیٹ بڑا ہو جانے کی صورت میں بھی کام چل سکے پھر بھی اگر تنگ پڑ جائے تو

کپڑے کی پٹّی میں جوڑ لگا سکتے ہیں) عورت کی کمر پر باندھئے۔ جب تک بچّہ پیدا نہ ہو جائے ہر گز نہ کھولئے یہاں تک کہ غسل کے وقت بھی جُدا مت کیجئے۔ جب **حَمل** کے آثار ظاہِر ہوں تو گھر کی پکائی ہوئی سفید میٹھی چیز (مَثَلاً میٹھے سفید چاول) پر سرکارِ بغداد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، حضرت سیِّدُنا شیخ محمد افضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور سَیِّدُنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی فاتحہ دلایئے اور عورت دو رَکعَت نَفل ادا کرے پھر کھڑے ہو کر بغداد شریف کی طرف رُخ کر کے اِس طرح عرض کرے : ''**یا غوثَ الاعظم** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! اگر میرے یہاں **لڑکا** پیدا ہوا تو آپ کی غلامی میں دے دوں گی اور اس کا نام **غلام محی الدین** رکھوں گی۔ ''اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **لڑکا** ہی پیدا ہو گا۔ جب بچّہ پیدا ہو تو غُسل دے کر کانوں میں اذان کے بعد وہ گنڈا ماں کی کمر سے کھول کر بچّے کے گلے میں پہنا دیں (چاہیں تو کپڑے کی پٹّی اُدھیڑ کر گانٹھیں لگایا ہوا اصل گنڈا بھی گلے میں ڈال سکتے ہیں) اور بچّے کی پیدائش کے روز سے ہر سال غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیاز کے لئے ایک روپیہ علیحَدہ جمع کرتے رہیں۔ جب بچّہ گیارہ سال کا ہو جائے تو اِن گیارہ روپوں کی شیرینی یا مزید جتنی چاہیں رقم ملا کر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیاز کریں اور پھر اس گنڈے کو محفوظ جگہ پر دَفن کر دیں۔

اللہ پاک کی ذات سے امید رکھتے ہوئے مذکورہ اعمال میں سے کوئی سا بھی عمل کیجئے ان شاء اللہ اولاد کی نعمت سے سرفراز ہوں گے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ جن کا آنگن اولاد سے سونا ہے اس کو اولاد سے چمنِ آرا بنا دے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ و الہ و سلم

مکتبہ دار السنہ دہلی کی دیگر مطبوعات

(1)۔۔۔خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالتِ مآب ﷺ	1	محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفی ﷺ
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حسّی اور نورِ معنوی	5	اعلی حضرت کا عشق رسول ﷺ
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

(2)۔۔۔خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ دوم

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ٦ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ٦ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطابات ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
7	حب رسول ﷺ اور اس کے تقاضے	7	شانِ مصطفی ﷺ
8	منی سے کربلا تک	8	مصطفی ﷺ دنیا کی جان ہیں
9	آؤ در تواب پے روتے ہوئے آؤ	9	اللہ عزوجل سے محبت کیجئے
10	اہلِ تقوی اور جنت	10	ماں باپ کے حقوق
11	فلسفۂ رمضان	11	اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا چرچا رہے گا
12	تفسیر سورۂ بلد	12	تفسیر سورۂ عصر، قیامت کا بیان

(3)۔۔۔القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر

عقائد کے متعلق ۱۳۰۰ سال پرانی امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی اہم کتاب ''الفقہ الاکبر'' کی آسان اردو شرح ہے مزید باطل فرقوں کے مختصر تعارف وعقائد کا بھی بیان شامل ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...عقائد کے کتنے اور کون کون سے امام ہیں؟

☆...اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

☆...واحد اور احد میں کیا فرق ہے؟

☆...کیا اللہ عدد کے اعتبار سے ایک ہے؟

☆...کیا اللہ اپنی مخلوق کے مشابہ ہے؟

☆...اللہ کی صفات ذاتی اور فعلی کیا ہیں؟

☆...حادث اور قدیم کا کیا معنی ہے؟

☆...قرآن کے مخلوق ہونے، نہ ہونے کی بحث

☆...اللہ کی صفات قدیم کیسے ہیں؟

☆...اہل سنت کی نشانی در زمانۂ امام اعظم

☆...کیا زمین گھومتی ہے؟

☆...اللہ کا کسی کو گمراہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟

☆...بندوں کے افعال کا خالق کون ہے؟

☆...کیا گناہ بھی اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں؟

☆...مرتکب کبیرہ کے بارے میں معرکۃ الآرا بحث

☆کیا تمام قرآنی فضیلت میں برابر ہیں؟...

☆...۷۳ فرقوں کے بارے میں مختصر معلومات اور ان کے عقائد۔

☆...اگلے مہینے کا چاند کب نظر آئے گا معلوم کرنے کا فارمولا

(4)۔۔۔صرف کے دلچسپ سوالات

علمِ صرف کی بہترین کتاب جس میں صرف کے قاعدوں کی علتیں اور افعال کے مختلف صیغوں کی وجہ و حکمت بیان کی گئی ہیں، مزید مراح الارواح کا متن مع اعراب وترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...وزن کے لئے ''ف، ع، ل'' کو کیوں خاص کیا گیا؟

☆...فعل ماضی کے ۱۴ صیغے ہی کیوں آتے ہیں؟

☆...فعل ماضی مبنی ہے حالانکہ اس کے آخر میں حرکت ہے؟

☆...فعل مضارع معرب کیوں ہوتا ہے؟

☆...فعل مضارع بنانے کے لئے حروف اتین کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟☆...فعل امر کو مضارع سے ہی کیوں بناتے ہیں؟

☆...ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں الف کا اضافہ کیوں کرتے ہیں؟ ☆...اسم مفعول بنانے میں میم کا اضافہ کیوں کیا گیا؟

☆...صیغوں کی تعلیل کرنے کے آسان ۱۶ قاعدے ☆...نون تثنیہ اور تنوین میں فرق

☆...ان چیزوں کا بیان جن سے ثقل لازم آتا ہے ☆...ان چیزوں کا بیان جن سے خفت پیدا ہوتی ہے

(5)---قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں ☆...پانچ لرزہ خیز واردات

☆...بیٹیوں کے فضائل ☆...سائنس کیا کہتی ہے؟

☆...دلچسپ سوالات وجوابات ☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟

☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟ ☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ

☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج ☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

(6)---امّتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرآنی جوابات

حضرتِ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے کم سوال کسی امت نے نہ کئے کہ امتِ محمد صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے صرف ۱۴ سوالات کئے۔(التفسیر الکبیر جلد ۳ ص ۱۰۲) اس کتاب میں ان سوالات کے جوابات کے ساتھ ساتھ مختصر تشریح بھی بیان کی گئی ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...امتِ محمدیہ کے ۱۴ سوالات ☆...انفال کا معنی

☆...چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کی حکمت ☆...حضورِ اقدس ﷺ کو روح کا علم حاصل ہے

☆...شراب حرام ہونے کا ۱۰ انداز میں بیان ☆...ذوالقرنین کے تین سفر

☆...جوئے کے دنیوی نقصانات ☆...سدِ سکندری کب ٹوٹے گی؟

☆...حَیض کی حکمت ☆...اہلِ ایمان کی شفاعت کی دلیل

☆...بندوک کی گولی سے شکار کرنے کا شرعی حکم ☆...شفاعت سے متعلق (۵) اَحادیث

☆...نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم دیا گیا ہے

(7)---نصاب مسائلِ نماز

امامت ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لئے بہترین کتاب جس میں نماز کے بنیادی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اپنی ضرورت کا علم سیکھنا فرض ہے! ☆...حصولِ علم کے ذرائع ☆...چندے کے مسائل

☆...شرائطِ نماز ☆...فرائضِ نماز ☆...واجبات نماز

☆...مفسداتِ نماز ☆...مکروہاتِ نماز ☆...مسائلِ سجدۂ سہو

☆...امامت کی شرائط ☆...اقتداء کی شرائط ☆...مسائلِ نمازِ جمعہ

☆...مسائلِ نمازِ عیدین ☆...مسائلِ معذورِ شرعی ☆...جماعت کا ایک اہم مسئلہ

☆...مسائلِ شرعی مسافر ☆...مسائلِ نمازِ جنازہ ☆...مسائلِ سجدۂ تلاوت

☆...مسائلِ اذان واقامت ☆...مسائلِ لقمہ ☆...چاند کب نکلے گا؟

(8)---آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...کتاب العقائد ☆...تہتر فرقوں کا بیان ☆...کتاب الطہارۃ

☆...کتاب الصلوۃ ☆...کتاب الجنائز ☆...کتاب الصوم

☆...کتاب الزکوۃ ☆...کتاب الحج ☆...کتاب النکاح

☆...کتاب الطلاق ☆...کتاب الاضحیہ ☆...کتاب القسم

☆...کتاب الحدود ☆...حلال طریقے سے کمانے کا بیان

(9)---قرآنی سورتوں کے مضامین

قرآنِ عظیم کی (۱۱۴) سورتوں کے متعلق اجمالی دلچسپ معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے جو اپنے اعتبار سے بہت علمی کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...سورت کا مقامِ نزول ☆...آیات، کلمات اور حروف کی تعداد

☆...سورت کا نام رکھے جانے کی وجہ ☆...سورت کے فضائل

☆...سورت کے مضامین ☆...پچھلی سورت کے ساتھ مناسبت

☆...اور رنگ برنگے مدنی پھول

(10)---سب سے پہلے سب سے آخر

دلچسپ معلومات کا ایک اچھوتا انداز "سب سے پہلے فلاں کام کس نے کیا" پر مشتمل کتاب ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...سب سے پہلے کس نے منبر پر خطبہ پڑھا؟ ☆...سب سے پہلے کس نے راہِ خدا میں جہاد کیا؟

☆...سب سے پہلے کس نے ثرید تیار کیا؟ ☆...سب سے پہلے ترازو کس نے بنایا؟

☆...سب سے پہلے کس نے ہتھیار بنائے؟ ☆...سب سے پہلے "اَمَّا بَعْدُ" کس نے کہا؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں مسجد کس نے بنائی؟ ☆...سب سے پہلے اسلام میں سولی کس کو دی گئی؟

☆...سب سے پہلے اسلام میں خطبہ کون سا پڑھا گیا؟ ☆...سب سے پہلے کس نے تاج شاہی سر پر رکھا؟

☆راہب کے ۶۲ سوالات اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات☆

(11)۔۔۔میری سنّت میری امّت

ان احادیث کا مجموعہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی سنت اور اپنی امت کا تذکرۂ دلنواز فرمایا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...میری سنت کو زندہ کرنے کا مطلب

☆...میری سنت میں سے یہ چیزیں ہیں

☆...میری سنت سے جس نے محبت کی

☆...میری سنت میں جس کا سکون ہو

☆...میری امت کا سلام

☆...میری امت میں ایسا شخص پیدا فرمایا

☆...میری امت کے لئے امان ہیں

☆...میری امت کی گوشہ نشینی

☆...پچھلی امتوں کی بیماریاں

(12)۔۔۔موت کے وقت

مرنے والے کو موت کے وقت پیش آنے والے دردناک و عبرت ناک معاملات پر مشتمل واقعات کا مجموعہ ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...موت کے وقت

☆...موت کا وقت

☆...نزع کا عالم

☆...نزع کے عالم

☆...وصال کا وقت

☆...وصال کے وقت

☆...وفات کا وقت

☆...وفات کے وقت

☆...انتقال کا وقت

(13)۔۔۔شارق الفلاح شرح نور الایضاح

درسِ نظامی کے کورس میں داخلِ نصاب کتاب ''نور الایضاح'' کی آسان اردو شرح ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...مصنف کا تعارف ☆...شارح کا تعارف ☆...فقہی اصطلاحات

☆...بنیادی باتیں ☆...صاحبِ نور الایضاح کے غیر مفتی بہ اقوال

☆...عبارت مع اعراب ☆...سلیس اردو ترجمہ ☆...سوالاً جواباً عبارت کی شرح

(14)...مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ

غفلت اڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنے والے واقیات کا مجموعہ بنام ''ما فعل اللہ بک'' یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان واقعات کو جمع کیا گیا ہے جن میں خواب دیکھنے والا مرنے والے سے مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ (یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟) کے ذریعہ سوال کر کے مرنے کے بعد پیش آنے والے معاملات دریافت کرتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...اولیاء اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے ☆...دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات

☆...ایک رقت انگیز رخصتی ☆...چالیس سال تک گناہ نہیں کیا

☆...شہوت پرستی کے مختلف انداز ☆...لوگوں کی چار اقسام

☆...دنیا کی چھ چیزیں اور ان کی حقیقت ☆...سفید بالوں کی فضیلت

☆...ناپ تول میں کمی کا وبال ☆...حوریں پانے کا عمل

☆...قربِ الٰہی پانے کا طریقہ ☆...رسول اللہ ﷺ پھلوں کو چوما کرتے تھے

(15)...کیا حال ہے؟

دلچسپ و عبرت ناک واقعات کا مجموعہ بنام ''کیا حال ہے؟

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... پہلا باب : کیا حال ہے

☆... دوسرا باب : صبح کس حال میں کی

☆... تیسرا باب : آپ کیسے ہیں؟

☆... چوتھا باب : کیسے ہو؟

(16)---عقائد کی حکمتیں

اس کتاب میں عقائدِ اہلسنت کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... حکمت کیا ہے

☆... حکمت کہاں اور کیسے ملتی ہے

☆ اللہ پاک کا ہونا کیوں ضروری ہے؟...

☆... اللہ پاک کا اولاد سے پاک ہونے کی حکمتیں

☆... اللہ کو اللہ کہنے کی حکمتیں

☆... کیا اللہ پاک سوتا بھی ہے؟

☆... اللہ کا مکان سے پاک ہونے کی حکمتیں

☆... اللہ پاک کے کل کتنے نام ہیں؟

(17)---پانچ نمازوں کی حکمت

اس کتاب میں نماز اور ارکانِ نماز کی عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ اچھوتے انداز میں حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... قرآن میں لفظِ صلوۃ کتنی بار آیا؟

☆... نماز کے اعظم الفرائض ہونے کی چھ حکمت

☆... نماز کو صلوۃ کہنے کی چار حکمت

☆... نماز کے افضل العبادات ہونے کی پانچ حکمت

☆... نماز کی برکات

☆... پانچ نمازوں کے فرض ہونے کی سات حکمت

☆... انسانی زندگی کی پانچ حالت

☆... سورج کی پانچ حالت

☆... نماز کے شرائط و فرائض کی حکمتیں

☆... قبلہ مقرر کرنے کی چار حکمت

☆... کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے کی نو حکمت

☆... نمازوں کی رکعتوں کے مختلف ہونے کی حکمتیں

☆... احکامِ الٰہی کے مختلف ہونے کی حکمت

☆... پانچ نمازوں کے ناموں کی حکمت

☆... فرضوں کے ساتھ سنن کی حکمت

☆... اعمالِ نماز کا شرعی جائزہ

(18)۔۔۔کامیابی کے 10 اصول

مایوسی کا خاتمہ کر کے کامیابی کی جانب گامزن کرنے والے اصولوں کا مجموعہ بنام ''کامیابی کے دس اصول'' یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے کیونکہ اس کتاب میں ان اصولوں کو جمع کیا گیا ہے جن سے مایوسی کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ کر کچھ کر گزرنے کا جذبہ نو پیدا ہوتا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... مثبت سوچ رکھنے والا ہو
☆... نظم وضبط کے ساتھ رہنے والا ہو
☆... لوگوں کے مزاج کو پرکھنے کی صلاحیت رکھنے والا ہو
☆... اپنے کام کو شوق و لگن کے ساتھ کرنے والا ہوں
☆... ناکام لوگوں سے سبق حاصل کرنے والا ہو
☆... سخت محنت کرنے والا، اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہو
☆... کام کو بانٹنے والا ہو
☆... خدا ار اور متوکل ہو
☆... آخرت کی فکر کو مقدم رکھنے والا ہو
☆... ان سب کا سرچشمہ خوفِ خدا والا ہو

(19)۔۔۔تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام ''تدریس کے 26 طریقے'' اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... تدریس کیا ہے؟
☆... تدریس کے ۳۵ طریقے
☆... انمول باتیں
☆... انمول سوالات
☆... انمول حکمتیں
☆... انمول پہیلیاں
☆... انمول حکایات
☆... کامیابی کا راز کیا ہے؟